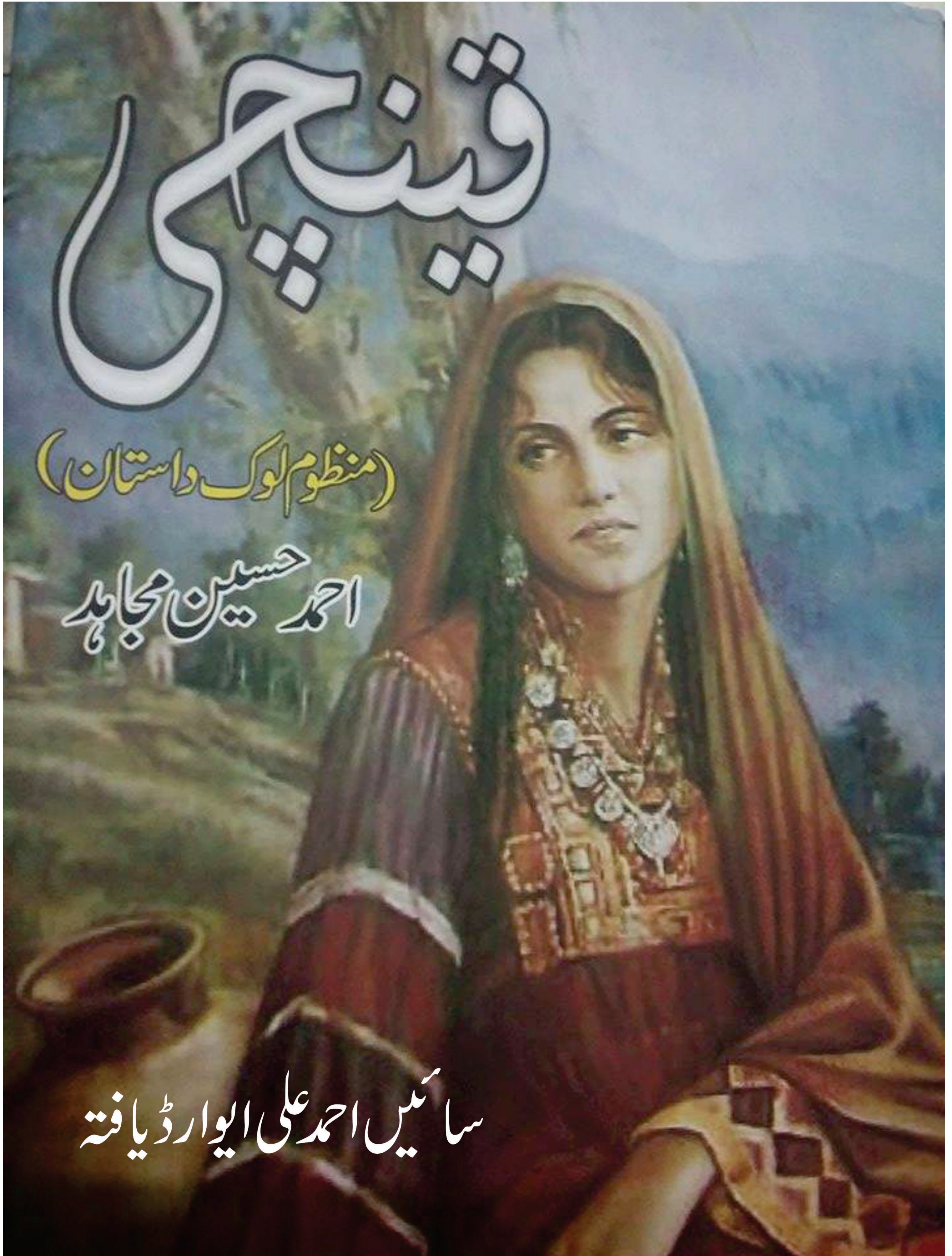


قیمتی
(منظوم لوک داستان)
احمد حسین مجاہد
سائیں احمد علی ایوارڈ یافتہ

احمد حسین مجاہد ہندکو شاعری میں صنفِ مثنوی کی طرح ڈال رہے ہیں۔اس کمالِ فن کے ساتھ کہ زیرِ نظر نظم ''قینچی''، موضوعی اور اسلوبی محاسن کے اعتبار سے ہندکو زبان و ادب کی تاریخ میں شاہ کار تصور کی جائے گی۔ صنفِ مثنوی کے فنی مطالبات ہر ہر گام پر ہمارے اس شیوا بیان شاعر کے ملحوظِ خاطر رہے ہیں اور ہر ہر مقام پر وہ پورے انہماک سے ان کی تکمیل میں کوشاں نظر آتا ہے اور اپنی کوشش میں کامران و بامراد رہتا ہے۔

وادیِ کاغان خلد نشان کے لوک گیت ''قینچی'' کے پس منظر میں کون سی داستان پروان چڑھتی ہے؟ اس کے مالہٗ وماعلیہ کے باب میں بیش تر قیاس آرائیوں سے کام لیا جاتا رہا ہے۔مجاہد نے جانکاہ محنت اور شبانہ روز تلاش و تحقیق سے اصل کہانی کا سراغ لگانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہاں تک بھی ان کا کام قابلِ قدر تھا۔وہ اس سے کچھ آگے بڑھتے ہیں اور اپنے شاعرانہ جوہروں کو کامل طور پر بروئے کار لاتے ہوئے نظم کا لباس پہناتے ہیں۔ جو سوز و گداز اصل گیت میں ہے، وہی احمد حسین مجاہد کی نظم میں سرایت کرتا محسوس ہوتا ہے۔نظم کی بحر رواں اور مترنم ہے۔ اُردو اور فارسی کی بعض شاہ کار مثنویوں میں یہی بحر اختیار کی گئی ہے۔ اردو میں اس کی نمایاں مثال میر حسن

کی ''سحرالبیان'' ہے یا علامہ اقبال کا ''ساقی نامہ''۔ مجاہد کی نظم ہندکو میں اس بحر کے استعمال کا اولین تجربہ ہے اور بہ ہر نوع و بہ ہر اعتبار کامیاب ہے۔ جذبات کی مصوری، جزئیات نگاری، مکالمے کا حسن، مناظرِ فطرت اور معاشی و معاشرتی اوضاع و اطوار کی تصویر کشی، تشبیہ و استعارہ کی ندرت، زبان کا فن کارانہ استعمال، بیان کی سادگی اور دل آویزی اور ان کے علاوہ جمالِ فن کے کئی اور پہلو، اس نظم میں اثر و تاثیر کے رنگ بھرتے ہیں۔

یہ نظم احمد حسین مجاہد کی قدرتِ کلام اور عمدہ مذاقِ سخن سرائی کا منہ بولتا ثبوت ہی نہیں، ہندکو شاعری میں ایک نیا تجربہ اور بجائے خود بڑا اضافہ ہے۔ مجاہد بجاطور پر لائقِ مبارک باد اور ہندکو والوں کی جانب سے شکریے کے مستحق ہیں۔امید ہے کہ ہمارے ہندکو شعرا کے لیے مجاہد کی یہ کوشش لائقِ تقلید ٹھہرے گی، ان شاْاللہ۔

پروفیسر صوفی عبدالرشید

۲۶/۳/۲۰۱۱

قینچی

احمد حسین مجاہد کا تخلیقی سفر

دھند میں لپٹا جنگل	(شعری مجموعہ)	1997ء
سیف الملوک	(داستان)	1999ء
صفحۂ خاک	(نثر)	2007ء
اوک میں آگ	(شعری مجموعہ، باباجی گورونانک ایوارڈ یافتہ)	2014ء
قینچی	(منظوم لوک داستاں)	2016ء

تالیف

چاک پہ رکھے خواب (معذوروں پہ لکھی گئی شاعری کا انتخاب)

قینچی

احمد حسین مجاہد

مثال پبلشرز
رحیم سینٹر، پریس مارکیٹ، امین پور بازار، فیصل آباد

جملہ حقوق بحق مشیّت شناس خان،
مخضر احمد خان اور طینت غنا خان محفوظ ©

اشاعت	:	2016
کتاب	:	قینچی
شاعر	:	احمد حسین مجاہد
ناشر	:	محمد عابد
سرورق اور پنسل سکیچ	:	عجب خان
قیمت	:	300 روپے
مطبع	:	بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور
رابطہ شاعر	:	فون نمبر03459461234 ای میل:mashiats@gmail.com فیس بک:Ahmad Hussain Mujahid

Kantchi

by

Ahmad Hussain Mujahid

Edition 2016

اہتمام

مثال پبلشرز رحیم سینٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار، فیصل آباد

Phone: 041-2615359, 2643841, Cell:0300-6668284

E-mail: misaalpb@gmail.com

شورُوم

مثال کتاب گھر، صابریہ پلازہ، گلی نمبر 8، منشی محلّہ، امین پور بازار، فیصل آباد

شمس الرحمٰن

کے نام

جو آٹھ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے

میں ہم سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ گیا

پیاری نواسیوں

ہادیہ مرزا

اور

حوریہ مرزا

کے نام

اظہارِ تشکّر

معروف مصور عجب خان اور عبدالوحید بسمل

کا ممنون ہوں کہ وہ ''قینچی'' کے سفر میں میرے ساتھ رہے۔

فہرست

دیباچہ

—یامین—

سردیوں کے دن تھے۔ سہ پہر کے وقت بارش کا طویل سلسلہ رکتے ہی آسمان نیلا سرد ہوگیا تھا۔ شام ابھی پہاڑ کی چوٹی پر آفتاب کی سرخی سے کھیل رہی تھی، پرندے اپنے گھونسلوں میں اترتے ہوئے برفیلی فضا میں خوب صورت نغمے بکھیر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ یہ ہنگامہ کچھ ہی لمحوں میں خاموش ہو گیا اور آسمان پر ننھے منے تارے آنکھیں کھولنے لگے۔ جب ملگجے اندھیرے کا سایا گہرا ہو گیا تو چاند کی لو نے دور کہیں چمکارا مارا اور طلسمات کی ایک حسین دنیا کے دروازے کھلنے لگے۔ قصبے کے گھروں میں انگیٹھیاں سلگنے لگیں، رسوئی میں پرالی کی چٹائیاں بچھا کران پر گرم اونی کھیس بچھا دیے گئے، لالٹینوں کے شیشے چولھے کی راکھ سے چمکا کر بتیاں جلا دی گئیں۔ ہانڈیاں بھگارنے کی خوشبوئیں پھیلنے لگیں اور محلے کی گلیوں میں خوشبودار کھانوں کے برتن کروشیے کے رومالوں سے ڈھکے حرکت کرنے لگے۔ ہر گھر سے محبت خوشبو بن کر اڑتے اڑتے سارے قصبے میں پھیل گئی۔ ہمارے گھر میں بھی یہی اہتمام تھا لیکن آج ایک خاص بات بھی تھی۔ جب عشاء کی نماز کے بعد احباب رسوئی میں جمع ہونے لگے تو ہم بچوں کی خوشی دوبالا ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد کسی نے

اشارہ کیا اور بھائی سردارا سحر انگیز میٹھی آواز میں "قینچی" گانے لگا۔

گھنوا اے درخت تے بڑی بڑی چھاں
منشی کی چٹھی بیچ بولے میراناں
لگی قینچی دلاں کی

گھنوا اے درخت تے لماں لماں گھیرو
اج میرا منشی کوا ٹھ گمیوڈیرو
لگی قینچی دلاں کی

گھنوا اے درخت تے اچی اے چوٹی
منشی نئیں مُڑیو تے قسمت میری کھوٹی
لگی قینچی دلاں کی

بھائی سردارا ایک ملنگ تھا جو ہر سال پیر پنجال کے کسی گاؤں سے ہمارے گھر آتا تھا۔ ہم بچے سارا سال اس کا انتظار کرتے رہتے تھے کیوں کہ وہ ایک دلچسپ داستان گو تھا اور لوک گیتوں کا گائک بھی، کبھی کبھی ستار بھی بجاتا تھا لیکن اس کی آواز کی مٹھاس ایسی تھی کہ کسی انسٹرومنٹ کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی تھی۔ وہ ہمارے لیے خشک میوے اور جڑی بوٹیوں کی بے شمار سوغاتیں لے کر آتا تھا۔ میرے والد وہ ساری جڑی بوٹیاں اس سے کر لے کر شیشے کی بوتلوں میں رکھ لیتے تھے اور ان شیشیوں پر ان کے نام لکھ دیتے تھے۔ ہم وہ عجیب وغریب نام پڑھ پڑھ کر ان کے متعلق سوچتے رہتے تھے۔ کچھ نام مجھے آج بھی یاد ہیں ---رتن جوت، کٹھ، مامخ، پڑی پیاز، گزنہ، مسلون، اور ---نہ جانے اور کیا کیا ہے جو احمد حسین مجاہد نے آج میرے ذہن میں ایک بار پھر تازہ کر دیا ہے۔

آج اتنے برسوں کے بعد احمد حسین مجاہد کی ''قینچی'' کیا ملی کہ وہ تمام راتیں جن میں ''قینچی'' کے بول گائے جاتے تھے، وہ دوپہریں جن میں بانسری کے سُر سن کر انسان تو انسان پیڑ، پرندے اور چوپائے تک جذب کی کیفیت میں ڈوب جاتے تھے اور وہ شامیں جو دریائے پونچھ کے کنارے آباد ہوتی تھیں، سب کچھ میرے ذہن میں پوری آب وتاب سے جاگ اٹھا ہے۔ یوں لگتا ہے ''قینچی'' کے نرم سریلے اور دردیلے بول کشمیر سے ہزارے تک کانوں میں رس گھول رہے ہیں۔

ہزارے اور کشمیر کا رشتہ بڑا گہرا ہے۔ اسے جوڑنے میں جہاں اور بہت سی چیزیں کارفرما ہیں وہاں ایک بڑا کردار ''قینچی'' کا بھی ہے۔ قینچی ویسے تو جدائی کی علامت ہے لیکن گیت کا روپ دھار کر اس نے ہزارے اور کشمیر کو جوڑنے کا فریضہ ادا کیا ہے۔ احمد حسین مجاہد نے محبت کی اس داستان کو ہندکو زبان میں منظم کر کے اس جڑت کو اور بھی مضبوط بنا دیا ہے۔

سرزمین ہزارہ داستانوں اور گیتوں کی سرزمین ہے۔ اس زمین پر شاعری کا مہربان سایہ ہے۔ جس کی حدت سے شاعروں کے دل سلگتے ہیں اور محبت کے گل بوٹے مہکتے رہتے ہیں۔ احمد حسین مجاہد کا آنگن بھی ان خوب صورت گل بوٹوں سے سرسبز اور خوشبودار ہے۔

احمد ایک فطری فن کار ہے۔ اس کی شاعری میں جنگل، درخت، پھول، مٹی، دریا، دُھند، پانی اور خوشبو سے آراستہ کوہستانی لینڈ سکیپ اس بات کا غماز ہے کہ اسے اپنی سرزمین سے بے حد محبت ہے۔ یعنی یہ شاعر حُسن پرست، فطرت کا رازداں اور محبت کا پجاری ہے۔ اسی سبب اس نے اس داستان محبت کو گویا ازسرِ نو خلق کر کے نہ صرف اپنی طبیعت کی تسکین کا سامان کیا ہے بل کہ ہمارے جمالیاتی ذوق کی آبیاری بھی کی ہے۔

شاعری کا ایک وصف ازسرِ نو تخلیق کرنے کی مسرت کا حصول بھی ہے۔ ''قینچی''

کو پڑھ کر اس مسرت کا احساس ذہن کو زندہ کر دیتا ہے۔ اس منظوم داستان کا آغاز بڑے خوب صورت انداز میں ہوا ہے۔ جیسے ہم کسی درگاہ کے محرابی دروازے سے داخل ہو رہے ہیں اور ذرا آگے مزارات کے پہلو میں قوالوں کی مسحور کر دینے والی آواز کانوں میں پڑتی ہے۔

صِفت اُسدِی جیہڑی گراں میں بجا اے
خدا بادشاہواں دا بھی بادشاہ اے
ایہہ راتی دِہاڑی دا مُڑ مُڑ کے آنڑاں
نِشانڑ اُسدِی قدرت دے سارے سِیانڑاں
ایہہ لِکھاں تے پڑھناں دِی گت اُس سِکھالی
دِلاں بِچ اُسی لو محبت دِی بالی

اس دروازے سے ذرا نیچے سیڑھیاں اُترتے ہی مقام محمد کی متبرک نشست ہے جہاں جناب رسالت علیہ السّلام کے حضور عقیدت کے پھول خوشبو بکھیرتے ہیں اور اگلے چند قدموں کے بعد کھڑے ہو کر وہ محبتیں بھی اپنا جلوہ دکھاتی ہیں جن سے چاروں خلفائے راشدین کی عقیدت ٹپکتی ہے۔ ذرا آپ ہی بتائیے اتنے ارفع آغازیے کے بعد کسی زمینی محبت کی طرف اترنے کو جی چاہتا ہے؟ ۔۔۔ لیکن ہمیں داستان گوئی کی روحانیت اور رومانویت کا سحر اس جانب کھینچ ہی لیتا ہے۔

سردیوں کی لمبی رات، آگ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ اور داستان گو کی آواز۔ یہ سب کچھ بہت خوبصورت ہے۔ صرف داستان گو ہی نہیں سارے کردار اپنی منفرد جلوہ نمائی اور طرزِ معاشرت سے قصے میں جان ڈالتے ہیں۔ داستان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہ ظاہر اَن پڑھ بستی میں بھی چند ایسے افراد ہیں جن میں ماحولیاتی شعور اور درخت جنگل پانی کی اہمیت سے آگاہی ہے اور فطرت کی ودیعت کردہ اس معیشت میں سارے خوش ہیں۔ اسی

لیے جنگل کی کٹائی کی خبران پر بجلی بن کر گرتی ہے۔ یہ کہانی میں آنے والا پہلا موڑ ہے جسے شاعر نے بڑی چابک دستی سے پینٹ کیا ہے۔

بشیرا فر ابھی خبر کہن کے آیا
کہ بستی دا سارا سکون اس گُمایا

لیکن سماجی بیداری، رواداری، باہمی پیار ہمدردی اور امن سکون کی اس بستی میں جب محبت ایک ارفع سطح پر ظہور کرتی ہے تو یہی سماج اپنی تنگ نظری، تعصّب اور حسد پر اُتر آتا ہے۔

زمانے بہ غیرت دا اُچا مقام اے
اساں اُتّے ماواں دا دُدھ ای حرام اے
کسی دی بھی گل اَپڑیں دل تے نہ لاواں
بس اَج راتی منشی دا بلگا مُکاواں

میں نہیں چاہتا کہ سارے قصے کو اپنے لفظوں میں بیان کر دوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ احمد حسین مجاہد نے خالص ہندکو زبان کو جس جمالیاتی شعور اور فنی مہارت سے استعمال کیا ہے اس پر ہزارے کی ہزار چاندنی راتوں کا حسن نثار کیا جا سکتا ہے۔ الفاظ کا چناؤ، اور لہر لہر گونجتی لفظوں کی موسیقی، دلکش ظاہری موزونیت اور دِلرُبا اندرونی آہنگ، ہزارے کا کوہستانی لینڈ سکیپ اور اس سے پیدا ہونے والے زندگی کی حرارت سے بھرپور امیجز کی حرکت، بیان کے تخلیقی حربوں سے متن کی ثروت مندی اور زرخیزی۔ یہ ایسی خصوصیاتِ کلام ہیں جو شاعر کی تخلیقی ذہانت کا بین ثبوت ہیں۔ یہ کتاب پڑھ کر ہم یہ سوچتے ہیں کہ یہ منظوم قصہ مقامی لوک ادب کے بطن سے حاصل کیا گیا ہے لیکن احمد حسین مجاہد نے نہ صرف اس قصے کو خلق کیا ہے بل کہ اس کی جہات میں معنویت کے اور در بھی کھولے ہیں۔

ایک دروازے سے برفیلی ہوا کا ایک جھونکا اندر داخل ہوتا ہے

رات گہری ہو چکی ہے
لالٹینیں بجھ چکی ہیں
خاموشی جل رہی ہے۔۔۔اور۔۔۔الاؤ سرد پڑ گیا ہے

داستان سنانے والا اور داستان سننے والے جانے کہاں گم ہو گئے ہیں۔رسوئی خالی پڑی ہے۔ چولھے کی راکھ سے بجھتے ہوئے ایک انگارے کی سرخ آنکھ جھانک رہی ہے۔باہر برف ہے اور اندر عشقِ لاحاصل کی تپش دور تک پھیل گئی ہے۔

حمد

صِفَت اُسدِی جیہڑی گراں میں بَجَا اے
خدا بادشاہواں دا بھی بادشاہ اے

ایہہ راتی دِہاڑی دا مُڑ مُڑ کے آنڑاں
نِشانڑ اُسدِی قدرت دے سارے سِیانڑاں

ایہہ لحڑاں تے پڑھناں دِی گت اُس سخائی
دِلاں بِچ اُسی لَو محبّت دِی بالی

اوہ پانڑیں سی بدلاں دی چھاں پیدا کردے
گُمے دے خزانے دا ناں پیدا کردے

اوہ بدلاں تے تَردے جہازاں دا والِی
کوئی شے بنڑادا نینھ حکمت سی خالی

اُسی دَرسی مَنگداں، اوہ منگڑاں دی جا اے
خدا بادشاہواں دا بھی بادشاہ اے



نعت

محمدؐ دے کیتے ایہہ دُنیا بنڑائی
چمکدے محمدؐ دا ناں جائی جائی

خدا والا راہ کارواناں کو دَسیا
حکومت دا گُر سارباناں کو دَسیا

جتھے کُجھ نہ آہسی غلاماں دی ہَستی
مدینہ بَنڑائی اوہ یثرب دی بستی

ایہہ گل گورو نانک بھی آ کے دَسَالی
محمدؐ دے ناں سی کوئی شے نینھ خالی

کبیر ہک ثبوت ایہہ ریاضی سی آندا
محمدؐ نہ ہوندے تے کُجھ بھی نہ تھہاندا

☆۔۔۔بابا گورونانک تے بھگت کبیر دے حوالیاں دی تفصیل اَسدے گوشوارا دیکھو

حضرت ابوبکر صدیقؓ

ابوبکرؓ آقاؐ دے اوہ یار آہسے
جہڑے حد سی بَدھ کے وفادار آہسے

اُنہاں تے ایہہ جگ سارا حیران آہسا
محمدؐ دی ہر گل تے ایمان آہسا

کوئی نال آہسا نہ ہجرت دے ویلے
ابوبکرؓ چھوڑے اوہ دنیا دے میلے

دِلا دے سخی ''نہ'' دا میوا نہ چکھیا
ابوبکرؓ کہار اپڑیں کجھ بھی نہ رکھیا

جہڑی شے بھی آہسی نبیؐ تو کھائی
کوئی شے بھی پیراں بہ رَہخ کے نہ چائی

غلامی بھی کیتی ، محبّت بھی کیتی
نبیؐ دے حُکَم تے امامت بھی کیتی



حضرت عمرؓ بن خطاب

کہروں نکلے پہینڑوں تے پہنڑیے کو کُٹ کے
محمدؐ دے حُجرے تے آئے اوہ چُھٹ کے

نبیؐ دی دعا ایہجی منظور ہوئی
عمرؓ دے دلوں دُشمنڑیں دور ہوئی

خدا سُنڑ عمرؓ آپ بُوہے تے آندے
محمدؐ دے دُشمنڑ خدا کیتے راندے

عمرؓ آ کے بنڑ گئے نبیؐ دے سپاہی
فِر آپ ای نبیؐ سنڑ ایہہ دِتّی گواہی

عمرؓ دا قدم جیہڑے راہ تے بھی پَیندے
تے شیطان ڈر کے اوہ راہ چھوڑ دیندے

حضرت عثمانؓ بن عفان

ایہہ ہستی سخاوت دی ہِک کھانڑ آہسی
حیا اس خلیفے دی پہچانڑ آہسی

ہر اپڑیں پرائے کو حیران کیتا
کدے بھی تقاضا نہ عثمانؓ کیتا

غنی دے لقب نال مشہور ہوئے
کدے بھی نبیؐ سی نہ اوہ دور ہوئے

میں صدقے جُلاں اُندی اِس شان اُتّے
شہید ہوئے سِر رَکھ کے قرآن اُتّے

حضرت علیؓ

محمدؐ جَدُوں حق دی گل آ کے کیتی
تے لَوکاں بھی لائی بُرائی دی خِیتی

کے اپڑیں تے کے غیر، جگ آہسا دشمنڑ
ابوجہل اُتّو الگ آہسا دشمنڑ

کوئی ہَور گل تے سمجھ پچ نہ آئی
جدوں مل کے بیٹھے صلاح ایہہ پکائی

کہ راتی محمدؐ دا کَم ہی مُکاواں
محمدؐ سی اپڑیں بُتاں کو بَچاواں

محمدؐ دے دل وچ خدا گل ایہہ پاہی
کہ بنڑ سوہنڑیا ہُنڑ مدینے دا راہی

فر اگلے دِہاڑے جدوں رات آئی
علیؑ آ کے سے گئے محمدؐ دی جائی

علیؑ جیہجا آہسا نہ کوئی بہادر
علیؑ ٹہک کے سے گے محمدؐ دی چادر



قینچی

گڑی نال جوڑاں گڑی گل بنڑاواں
پُرانڑیں زمانے دا قصہ سنڑاواں

بزرگاں سی سنڑیئے میں قینچی دا قصہ
ایہہ سوہنڑی حلیمہ تے منشی دا قصہ
کسی سنڑ نینھ کولو بنڑایا ایہہ قصہ
بنڑا کے نینھ کولو سنڑایا ایہہ قصہ
نینھ مِلدا کسی بھی کتاب اچ ایہہ قصہ
کسی کو بھی آیا نینھ خواب اچ ایہہ قصہ

ایہہ قصہ دکاناں تے بالکل نینھ تھہاندا
ایہہ قصہ فقیراں نینھ مَنگ تنگ کے آندا

ایہہ قصہ نینھ چَرخے تے کَت کے بنڑایا
ایہہ قصہ کسی مولوی نینھ سنڑایا
ایہہ قصہ دِلاں دی کتاباں بِہ ملدے
ایہہ قصہ زباناں دے کاغذ تے کھلدے
کمہارا دے آوے دے نالو میں پَہخداں
سنڑ ولا کے دِل، ہُنڑ میں دِل گہڈ کے رَہخداں
ایہہ کاغان دی سوہنڑی وادی دی گل اے
خدا جیہڑا مَتّھے بہ لخیا اٹّل اے
علاقہ ایہہ سِکھّاں دی جاگیر آہسا
ہزارہ بھی اُس ویلے کشمیر آہسا
کوائی سی اَگّے شَہڑاں دا گراں اے
تے دَرشی دا بنڑ اس توں اگلا گراں اے
بگیرا دا جنگل تے موسیٰ مُصّلیٰ
نینھ جلدا جتھے کوئی بندہ اکہلا
مُصلّیٰ اُچی تے اُچت ایہجی جا اے
جتھے کوئی بُوٹا نہ پانڑیں نہ کہاہ اے

عجیب اس پہاڑا دا ناں تے نسب اے
مُصلّے تے بَرفا دا پَیندا دَرَب اے
پہاڑاں نچ اُچّا پہاڑ اے مُصلّیٰ
اسی کیتا اِتنا اُجاڑ اے مُصلّیٰ
بنڑاں نچ دیار ای دیار ہوندے آہسے
تے کوئی تَرِ یہہ چاہلی کہار ہوندے آہسے
کوئی کہار نکّے تے باں کول آہسا
کوئی کہار تَرلے گراں کول آہسا
مَسیَتی دے کول آہسا حُجَرہ گراں دا
تے اس کول کہار آہسا امداد خاں دا
پُرانڑیں حویلی سکندر دی آہسی
تے نال آلی ڈوگی قلندر دی آہسی
سکندر قلندر پَرہا آہسے دونڑیں
کسی گل تے رہندے خفا آہسے دونڑیں
اُدھر آہسا بابے فقیرا دا جَندر
اِدھر ہَٹّی کالے دی ، ٹہارے دے اندر

کھنڈر ہک پرانڑیں زمانے دا آہسا
تے کول ای اُتھے کہار خانے دا آہسا
ادھر آہسا پیہنگے کمہارا دا آوا
ظہور آہسا ناں ، آخدے آہسے ساوَہ
ادھر رہندی آہسی بَڑی بُڑھی مائی
کجھ ہور آہسا ناں ، آخدے آہسے تائی
مزار آہسا بابے دا ہَٹ کے گراں سی
اُتھی آہسی ہک کھوئی بھی پانڑیاں دی
اُسی جائی جتّھے مزار ہوندا آہسا
ملانڑیں سخاوت دا کہار ہوندا آہسا
گراں والے خوش تے خوشحال آہسے سارے
ہر اک مَندی چنگی بہ نال آہسے سارے
امیری غریبی دی پروا نہ آہسی
دلاں بچ حسد دی کوئی جا نہ آہسی
کسی تے نہ تہمت کدے لاندے آہسے
ہر اپڑیں پرائے دے کم آندے آہسے

کسی دا نہ چَم لہاڑدا آہسا کوئی
نہ چَھپ چَھپ کے کُجھ تاڑدا آہسا کوئی
چِھگڑدے بھی آہسے اوہ کُھلدے بھی آہسے
وَرَے دشمنڑیں اپڑیں پُھلدے بھی آہسے
فرشتہ نہ آہسا کوئی بھی گراں نچ
وَرَے رِہندے آہسے محبّت دی چھاں نچ
سکندر گراں دا زمیندار آہسا
ورے تھوڑا رہندا اوہ بیمار آہسا
سکندر تے آپ آہسا جنت دا باسی
تَریمَت ذرا خوئی دی تیز آہسی
حلیمہ بڑی تہی سکندر دی آہسی
اوہ مُورت محبّت دے مَندر دی آہسی
زلیخاں ، حلیمہ دی پیہنڑ آہسی نِکّی
کسی گل تے کھلتی نہ ہک جائی ٹِکّی
کہرا نچ ہر اک شے ضرورت دی آہسی
ضرورت بس ہک مِٹّھی نعمت دی آہسی

اوہ نعمت نینھ آندی جڑی پیسیاں نال
اوہ نعمت نینھ تھاندی جڑی پیسیاں نال
سکندر تے خیر آہسا خوئی دا بیبا
تربیت ورے دِتّی اوکھی نصیبا
کسی دا بھی کوئی نہ حق کھوندا آہسا
بنڑا بچ سکون ای سکون ہوندا آہسا
بشیرا فر ایہجی خبر کہن کے آیا
کہ بستی دا سارا سکون اس گُمایا
ملانڑیں کو گل ایہہ بشیرے سنڑائی
اُتھو ایہہ خبر فِر مسیتی بچ آئی
بنڑاں بچ خبر اس طراں فر ایہہ پھیلی
کہ سیتی بہ ہو گئی فضا ساری میلی
ضروری کم اپڑیں اوہ سارے پُلھا کے
جَمع ہوئے کُفتاں کو حُجرے بچ آ کے
فر اِس مالمے تے بڑی بحث ہوئی
ورے حَل نہ تھہایا کسی کو بھی کوئی

صُبَح فِر چھڑی گل نمازا دے ویلے
سب حُجرے نِچ آئے سَوَیلے سَوَیلے
کسی تائی کو جُل خبر ایہہ پُہچائی
خبر سُنڑ کے تائی گھروں باہر آئی
اُس حجرے دے باہر آ کے اوہ رَولا باہیا
کہ نَسڑاں دا راہ ای کسی کو نہ تھہایا
(تائی آخدی اے)
تَرَپسن جَنڑے بارہ مولے سی آ کے
تُسِی بِہہ گئیو چار کونسل بنڑا کے
بنڑاں نِچ جدوں ٹھیکیدار آ کے بڑسن
میں سُنڑئیں کہ اوہ پَوئے بھی مار کھڑسن
دیار اسدے رہسن نہ چھاں اَسدی رہسی
نہ ایہہ پانڑیاں والی باں اَسدی رہسی
نہ رہسن خدا دی ثنا کَرڑاں والے
ایہہ بُوٹے کَرم دی دعا کَرڑاں والے
بنڑاں نِچ جدوں چھاں نہ تھہاسی تُساں کو
تے فِر دیکھیو ہوش آسی تُساں کو

ایہہ سوہنڑی ہوا سوہنڑا موسم نہ ہوسی
گراں بچ کسی دا کوئی کم نہ ہوسی
جوان اپڑاں درشی دا بنڑ چھوڑ دیسن
پَر ہاواں کو پیہنڑاں کفن موڑ دیسن
جُلاں میں تُساں کو پچّنگ آنڑ دیواں
تےفِر کَپ کے مُچ ساری پَہنگ آنڑ دیواں
میں دَندِی دابُوٹاں میں ٹَہا کے دا دینھ آں
میں بُڈھی ضعیف آں ورے فِر بھی سِینھ آں
تُسی کُھسریاں نالو سَوہلے ای گاسو
تے فر کَچّھاں کُٹدے ای گہر مُڑ کے آسو
(مولوی سخاوت آخدے)
کوئی آخے تائی کو غصہ نہ کھاوے
جُلے کوئی تائی کو گہر چھوڑ آوے
ایہہ امداد خاں کہڑ یاں حالاں بہ گم اے
خدا جانڑیں کہڑ یاں خیالاں بہ گم اے

(امداد خاں آخدے)
میں ایہہ سوچداں تائی سچ آخدی اے
اَسی سے گیاں سارے، ایہہ جاگدی اے
(کالا ہٹی والا آخدے)
نذیرا کہن آ جُل کے کھوئی سی پانڑیں
سمجھ نیچ نینھ آندی ایہہ ساری کہانڑیں
صبح سی نینھ سَنگو تلاں کُجھ بھی لیتھا
نہ گُہٹ جاَ ، نہ رُٹّی نہ پانڑیں دا پُھٹکا
(کولو سکندر بولدے)
دماغا تے اپڑیں بڑا زور کیتے
میں اس ماملے تے بڑا غور کیتے
مِڑی ایہہ صَلاح اے حَلاں کُجھ نہ بولاں
جدوں کوئی آوے تے گل کر کے دیخاں
(مولوی سخاوت سکندر نال اتفاق کردے تے آخدے)
طریقے دی گل دیخو کوئی مَخَول اے
سکندر دی ہر گل تَرَکڑِی دا توَل اے
کیاں بہہ کے روواں نکّمے غماں تے
اُٹھو فر جُلو اپڑیں اپڑیں کماں تے

(ٹھیک ہِک ہفتے بعد جنگل دی کٹائی واسطے گنڈا سنگھ فرم دے دو آدمی بستی وچ آندئین۔ بستی والے فر حجرے وچ جمع ہوندئین۔ فرم دے آدمی بھی اُتھی آ پُہچدئین۔ اوہ دونڑیں سلام کردئین تے ہِک آخدے)

اجازت ہووے تے میں حجرے وچ آواں
تساں دی سنڑاں کجھ میں اپڑیں سنڑاواں

(سارے سلام دا جواب دیندئین تے مولوی سخاوت آخدے)

تسی ہر کدے آؤ ، بیٹھو جی آ کے
تے فر گل کرو آپڑیں کھل کھلا کے

(اوہ دونڑیں آ کے کٹھا تے بہہ جلدئین تے اوہ آدمی آخدے)

تُساں اَسدِی کِیتی بڑی قدر دانی
تساں ساریاں دی بڑی مہربانی
حمید اے مڑا ناں ، میں ہِک ٹھیکیدار آں
پَر ہاؤ ! تساں دا میں مُچ تابعدار آں
تے ایہہ بارہ مولے دا مُنشی ضیا اے
مڑا تے ایہہ سمجھو ایہہ سَکّا پرہا اے

حکومت اے سِکّھاں دِی ملک اے خدا دا
مسلمان رَہندے خیال ہر پرہا دا
جدوں کوئی پردیسی مِزمَان آندے
مسلمان دے کم مسلمان آندے
تُسی مہربان او سوال اَسدا رہنسو
امید اے تُسی کُجھ خیال اسدا رہنسو
(قلندر جواب دیندے)
ایہہ گل اپڑیں جائی صحیح اے پرہاوا
مِڑے کولو ہوندا نینھ اِتنا دکھاوا
حکومت اے سکھاں دی ایہہ گل بھی ٹھیک اے
ورے دیخ ایہہ گل بھی ہَٹّے تے لِیک اے
تُسی مار گھڑسو دیارا دے بُوٹے
اَسی بہہ کے فرلاساں چِلماں دے سُوٹے
دِہاڑی کسی جائی تُھپ لاندے رہساں
تے راتی، دِہاڑی دی پُکھ کہن کے سَیساں

(حمید آخدے اے)
کدے بھی تو ایہہ گل نہ سوچیں پرہاوا
بڑی مَندِی شے اے ایہہ ظالم دکھاوا
دکھاوا تے بندے دی مَت مار چھڑدے
اوہ کہار آئی روزی کو لت مار چُھڑدے
منافق دکھاوے دا کہندے سہارا
دکھاوے دے سجدے بھی زرّا خسارہ
اَسی ہک ای کجھ آں، ایہہ کشمیراے سارا
اَساں دی بھی جند جان اے سوہنڑا ہزارہ
کلیجے بچ ایہہ شک دے گنڈے نہ تارو
تُسی اَسدے سینے بہ چَہاتی تے مارو
تُسی جیہڑی گل کرسو پوری بھی کرساں
تے اپڑیں اَسی کجھ مَزوری بھی کرساں
(امداد خاں جواب دیندے)
اسی بھی نہ کردے کوئی ایہجا دعویٰ
ذرا کھول کے گل کریں ایہہ پرہاوا

اساں کول زِمّی امانت اے رب دی
امانت اے رب دی تے سانجھی اے سب دی
ایہہ بوٹے خدا دے ایہہ ٹھاکے خدا دے
ہر اک ٹھائے سارے علاقے خدا دے
ہر اک شے دا مالک تے وارث خدا اے
بُری شے اے لالچ تے مَستی بلا اے
اَسی پیار اپڑاں تساں تے نہ تھردے
اسی کوئی ایہجا تقاضا نہ کردے
ورے جیندے جی آں، ایہہ دوزخ تے پَہرڑیں
جدوں تک حیاتی اے کجھ کم تے کرڑیں
جے کُجھ کم نہ کرساں کماساں اَسی کے
ایہہ بوٹے نہ رہسن تے کھاساں اَسی کے
(حمید آخدے)
مسلمان آں میں بھی خدا کولو ڈرداں
تے ہنڑ ساری گل دی وضاحت میں کرداں
حکومت دا قانون سِدّھے پرہاوَ
کہ ہک بُوٹا مارو تے ہک بُوٹا لاوَ

اَسی پہلیاں نرسری ہِک بڑھاساں
تے ہِک روڈ کُہڈ کے بنڑاں تک کِہن آساں
بَڑے شہر تک آسو جُلسو تُسی فِر
کسی چیز دا غم نہ کرسو تُسی فِر
سَوَیلے تُسی مانسہرے نچ ہوسو
تے راتی پشورا دے شہرے نچ ہوسو
بڑے شہر نچ کاروبار اپڑاں کرسو
خزانے دے نال اپڑاں گھر باہر پَہرسو
میں ایہہ گل بھی دَسداں تساں کو پرہاؤ
انہاں بُوٹیاں دا نہ غم اتنا کھاؤ
اساں پَوئے پَوئے دا دینڑاں حساب اے
تساں دا میں حق کھاواں ایہہ تے عذاب اے
رقم کہار منشی پُہچاسی تساں کو
تساں دا جڑا حق اے تھہاسی تساں کو
میں حاضر آں ہنڑ جسراں بھی آزماؤ
تسی بھی ہِک اپڑیں کمیٹی بنڑاؤ

رقم تے کمیٹی دے خاناں کو دیساں
مزوری بنڑاں دے جواناں کو دیساں
(مولوی سخاوت آخدے)
بڑی سوہنڑی گل کیتی آخر تے آ کے
حساب اپڑاں گھنساں کمیٹی بنڑا کے
ورے فر بھی دیخو ایہہ اوکھا سوال اے
پرہاوٗ ! تساں دا دَسو کے خیال اے
(سکندر آخدے)
دَسے کھُل کے ہنڑ جسدا جے بھی خیال اے
مڑا ووٹ تے مولوی صاب نال اے
(فقیرا جندروئی آخدے)
گہڈو روڈ ، جندرا دا ناوہ نہ پہنیو
تے ساوے غریبا دا آوا نہ پہنیو
میں بُڈّھاں، غریب آں، میں مَوتُو داماں آں
مڑا کے خیال اے، گرائیاں دے نال آں

(حمید آخدے)
تُسی اُسدے پَہانویں گہڑو ہَور پَہر سے
ورے ہَونڑ اُٹھیو دعا خیر کر کے
اسی بھی تے کُم اپڑاں اگّاں بَدَھاواں
گہڑاں روڈ بھی ، نَرسَری بھی بنڑاواں
(حسن گل آخدے)
بزرگاں دے پلّے تے ہوندی نماز اے
بزرگاں تے نِکیاں کو کےِ اعتراض اے
بڑے ای دعا خیر دی ہامی پَہرسِن
دعا خیر تے مولوی صاب کرسِن
(مولوی صاب دعا خیر کردئین)
پرہاوا اسی ہونڑ لاندے نہ لارے
پڑھو جی درود اپڑیں آقا تے سارے
خدا ساریاں دا مددگار ہووے
قبر بِچ محمدؐ دا دیدار ہووے

خدایا تو آنڑیں بنڑاں نچ خوشحالی
سدا جیندے رہون بنڑاں دے ایہہ مالی
خدایا ایہہ کم ٹھائے ٹِھپے تُو لائیں
خدایا تو روزی گھراں نچ پُہچائیں
ایہہ ٹھیک اے شہید آں نہ غازی آں مولا
اسی پنج وقتی نمازی آں مولا
کراں کم ایہہ شروع دعا خیر کر کے
خدا ٹھائے لاسی نفع نال پَہر کے
(حمید آخدے)
ایہہ منشی بنڑاں نچ ای رہسی پرہاوَ
تساں کول روز آ کے بہسی پرہاوَ
ایہہ منشی اے ایہہ تے کدے کُجھ نہ پُہلسی
کمیٹی پرہاوَ حساب اپڑاں رَہخسی
تساں کیتی اے قدر دانی پرہاوَ
تساں دی بڑی مہربانی پرہاوَ

۲

(گنڈا سنگھ فرم نرسری بنڑا دی اے، روڈ دا کم لگ جلدے
تے جنگل دی کٹائی بھی شروع ہو جلدی اے۔ منشی گراں دیاں
ساریاں لوکاں نال کُھل مِل جُلدے۔ ہک دیہاڑے اوہ
پانڑیاں والی کُھوئی کولو لنگدے۔ زلیخاں تے کُجھ ہور کُڑیاں
کُھوئی سی پانڑیں پَہر دِئین۔ زلیخاں شرارت سی کدوں
باز آندی اے۔ منشی کو دیکھدی اے تے آخدی اے)

مسلمان اے سِکّھاں دا مُنشی بنڑے دے
ورے فر بھی دیخو ایہہ کیہجا تنڑے دے
بنڑاں نِچ اے تہسڑاں دا سارا بہانہ
حسن گل دے کہار آندا جُلدے رُزانہ

(کُڑیاں ہسدِیئن۔منشی آخدے)
مُکو اتنی شوخی کی دَسدی ایں کُڑیے
کِہڑی گل تے اتنا تو ہَسدی ایں کُڑیے
مسلمان آں میں بارہ مولے سی آیاں
حسن گل سنڑ اپڑاں میں سَنگی بنڑایاں
بنڑاں وِچ اے ایہجا کِہڑا دَس خزانہ
کہ تہسڑاں دا ٹُھونڈاں اِتھے میں بہانہ
(زلیخاں جوب دیندی اے)
زلیخیں مِڑا ناں ، عُمر سَولاں سال اے
میں کیہجی کُڑی آں ، تُڑا کے خیال اے؟
بنڑاں وِچ خزانہ تے ہر جائی تھہا سی
ورے کُجھ بھی منشی تڑے ہتھ نہ آسی
چَل آ! پانڑیں پی ایہہ تہرے دے کٹورا
کسی ہور جائی بنڑیں جُل کے گورا
ایہہ بنڑ اے اِتھے بادشاہی نینھ چَلدِی
کسی گل سی دیخیں زلیخاں نینھ ٹلدی

(منشی آخدے)

تڑے ناز نخرے کوئی ہور چاسی
تڑے اس کٹورے وچ اوہ زہر کھاسی
میں پردیسی آں مُڑ کے جُلساں زلیخاں
تڑا ناں کدے بھی نہ پُھلساں زلیخاں

(منشی ایہہ آخ کے ٹُر جلدے۔ساریاں کڑیاں ہس ہس کے زلیخاں کو چھیڑ دئین۔زلیخاں آپڑیں دل وچ آخدی اے)

مِڑے نیڑے پُھل کے تو آ جُلدا منشی
کٹورے کو ہتھ ای تُو لا جُلدا منشی
مِڑے دل وچ ایہہ سُول اُٹھدی اے کیہجی
چُفیرے مڑے اگ جئی بَلدی اے کیہجی

(زلیخاں دی سہیلی ریشماں اس کو آخدی اے)

تو مُڑ مُڑ کے ہَتھ اپڑاں کیِ دیخدی ایں
پتہ نینھ زلیخاں تو کیِ سوچدی ایں
کسی نال تو ہونڑ گل بھی نہ کردی
زلیخاں تو اج اپڑیں گاگر نہ پہردی؟

تکو ہونڑ چپ اس طراں میں نہ دیخاں
چل آ پانڑیں پہر کہن ، جُلاں فر زلیخاں
(زلیخاں بھی اپڑیں گاگر پھردی اے تے ساریاں کڑیاں اپڑیں اپڑیں گاگر چا کے کہار مڑ جلدئین۔زلیخاں کہار پہچدی اے تے اس دی مااس کوآخدی)
تُو مَکّے سی زَم زَم کہن آئیں زلیخاں
ادھر آنڑ گاگر ذرا میں بھی دیخاں
(زلیخاں جواب دیندی اے)
مڑے ناں تے کھوئی وَقف تے نینھ امّاں
میں راہ تے کسی جائی کیتا نینھ دَمّاں
نماشاں کو سارا گراں پانڑیں پَہردے
لحاظ ایہے وَیلے مِڑا کونڑ کردے
نَماشاں کو ہر کوئی کھوئی تو لنگدے
اوہ منہ ہتھ بھی تہوندے تے پانڑیں بھی مَنگدے
میں کی پانڑیں ڈَکساں کسی دا نکمّاں
ایہہ بنڑ اے کوئی کربلا تے نینھ اماں

(ماؤدے بولنڑاں کو پہلے ای حلیمہ اپڑیں پیہنڑوں کو جواب دیندی اے)

تُڑی جیبھ لَمّی اے کتنی زلیخاں
مڑی مَن تے لا اس تے دو چار مَیخاں

(ادُھر منشی ضیاؑالدین اپڑیں سنگی حسن گل کو آخدے)

جیاں کوئی اَگّی تے تیل آنڑ باہندے
کلیجہ تَریہہ نال مُنھواں کو آندے
خیال آہسا کھوئی تے پانڑیں میں پیساں
ورے اس گراں دیّاں سَنگیا نینھ ریساں
ڈَرا نال کُڑیاں دے کولو نہ لَنگیا
شُکر اے خدا دا میں پانڑیں نینھ مَنگیا
کُڑی ہِک زلیخاں تے ٹِک کے نینھ بہندی
زلیخاں تے نکَّا تے مکّھی نینھ سہندی

(حسن گل ہسدے تے جواب دیندے)

زلیخاں تے لالے سکندر دی تہی اے
ورے اوہ تے سنگیا پُچ ہچھی کُڑی اے

تُکو کے خبر اے دُیاں دے دِلاں دی
زلیخاں تے رَونڑق اے سارے گراں دی
(اسی راتی حلیمہ تے زلیخاں سینڑاں اسدے اپڑیں کمرے
بچ آندئین۔حلیمہ تے تاولی ای سے جلدی اے ورے زلیخاں
کو نیندر ای نینھ آندی۔اوہ منشی دے بارے بچ سوچدی اے۔)

خدا جانڑیں کے سوچدا ہوسی منشی
مِڑی حرکتاں تے خفا ہوسی منشی
میں نِکیاں دی ایہجی آں اُس کو پتہ کے
دلا دی میں کیہجی آں اُس کو پتہ کے
تڑَھی لائی ، اُسدا میں دل بھی دُخایا
بنڑاں بچ مسافر اے منشی خدایا
مسافر تے مِڑمان ہوندے خدا دا
اُتو کُجھ تقاضا بھی ہوندے حیا دا
کوئی اِس طراں راہ تے ڈَکدے کسی کو
تے ناں تے عُمر اپڑیں دَسدے کسی کو

ورے میں خسارے بہ کی سوچدی آں
میں منشی دے بارے بہ کی سوچدی آں
نظر کی نینھ ٹِکدِی، ایہہ دل کی تھڑکدے
کوئی کل دے بارے بہ کےِ آخ ہکدے

(زلیخاں ایہی کجھ سوچدی سوچدی سے جلدی اے۔صبح اوہ جاگدی اے تے اُسدے بال بکھرے دے تے اکھیاں رتیاں لال ہوئی دیاں ہوندئین۔حلیمہ اُس کو پریشان دیخ کے آخدی اے)

صُبَح ویلے اتنی تُو بے جان کی ایں
زلیخاں تُو اتنی پریشان کی ایں
نہ چیڑے سِرا تے نہ پیراں بہ جُتّی
مُکو تے ایہہ لگدے تُو راتی نہ سُتّی
کِہڑی اَگ بہ سَڑدی ایں تُو چُپ چُپیتی
مِڑے نال راتی بھی گل تُد نینھ کیتی

(زلیخاں جواب دیندی اے)

دلا کو میں کی روگ لاواں حلیمہ
کُجھ ہووے تے کی میں چُھپاواں حلیمہ
میں دو ٹیم کھادی اے رُٹّی مکئی دی
اِسی کیتے آفت اے اتنی بنڑی دی

(زلیخاں ایہہ گل کر کے حلیمہ کو ٹال چھڑدی اے ورے اوہ دہاڑی راتی منشی دے بارے بچ سوچدی رہندی اے۔ دہاڑے اسی طراں لنگدے جلدئین۔ ہک دہاڑے جدوں حلیمہ اپڑیں لالے دی بنین بنڑدی آہسی، اسدی ما اس کو آخدی اے)

بَنین اپڑیں لالے دِی بُنڑ کے حلیمہ
شُتلا دا ساگ آنڑ چُنڑ کے حلیمہ
زلیخاں سی چُلّہے بچ اگ بھی نینھ بلدِی
کدے چُھٹ کہڑی پیہڑی ٹِک کے نینھ کھلدِی
پتہ کر ذرا اُس نکّمے دی تہی دا
اوہ توں نڑِیں سے گہڈ آنڑیں آٹا مکئی دا

جُل آخ اپڑیں لالے کو پانڑیں کہن آوے
زلیخاں کو آخ آ کے چٹڑیں بنڑاوے
میں رُٹّی پکاواں تے دُدھ کونڑ رِڑکے
زلیخاں کو آخ اوہ نکمّی نہ دِڑکے
مُکو گل سی تاپ اے، طبیعت خراب اے
بُڑھیماں مصیبت، بُڑھیماں عذاب اے
تڑِکدِی اے جُثّے دی رَگ رَگ حلیمہ
ذرا بال چھڑ جُلدیاں اگ حلیمہ

(حلیمہ بنین صندوقاتے چھوڑ کے چلہے نچ لکڑیاں جوڑ دی اے۔اسی ویلے بوہے تے ٹک ٹک ہوندے۔حلیمہ دی ما حلیمہ کو آخدی اے)

ایہہ کونڑ اے جہڑا کردے مغزا دا قیمہ
ذرا دیخ بُوہے تے کونڑ اے حلیمہ

(حلیمہ اٹھ کے بوہا کھولدی اے۔سامنڑیں ہک جوان ہتھانچ ہک پچھڑا کہن کے کھلتے دا ہوندے۔حلیمہ پہلی نظر نچ ای سیانڑ کہندی اے کہ ایہہ ہووے نہ ہووے منشی اے۔منشی سلام کر کے آخدے)

میں منشی ضیا آں ، میں لالے بُلایاں
میں لالے سکندر کو مِلڑاں کو آیاں

(حلیمہ جواب دیندی اے)
اِتھی کھلتے رہسو تُسی پہار چا کے
تُسی اندروٹھے بہ بیٹھو جی آ کے
تُسی اسدے کہار آئیو ٹہاکےسی اُل کے
تساں دا میں دَسدِی آں لالے کو جُل کے

(حلیمہ اندروٹھے دے بوہے دُرا اشارا کردی اے۔ منشی سِرا سی کَہن کے پیراں تک حلیمہ تے ہِک نظر باہندے۔ حلیمہ اندروٹھے دا بوہا کھولدی اے تے منشی جل کے اندروٹھے بِچ بہہ جلدے۔ حلیمہ اندر کہار جلدی رہندی اے۔ منشی سوچدے)

جوانی تے آئی دی کیہجی بہار اے
حلیمہ تے قدرت دا ہِک شاہکار اے
کُڑی اے جیاں جھیل ڈَل بِچ شِکارا
محبّت دا ہوندا نینھ کوئی کنارا

حلیمہ دی گل بات سب سی جدا اے
حلیمہ تے پچھلے جنم دی دُعا اے
بگیرا دے جنگل چ ایہجا راں ٹُل☆ نینھ
خدا دی خدائی حلیمہ دا مُل نینھ

(منشی حلیمہ دے بارے چ ای سوچدے کے اتو سکندر آ جلدے۔اوہ منشی کوآخدے)

بڑی گل اے آئیو حویلی بہ پُہل کے
تساں نال گل کرساں اپڑیں میں کھل کے

(منشی دلا چ ڈرجلدے کہ کُرے لالہ سکندر زلیخاں دے بارے چ کوئی گل نہ کردا ہووے۔اوہ آخدے)

بڑی گل تے ایہہ اے تساں سنڑ بُلایاں
تُساں سنڑ بلایاں تے میں ٹُر کے آیاں
مِڑے تے جہڑا پہار چاہو تَہرو جی
میں حاضر آں لالہ حُکم تے کرو جی

(منشی گل بات تے سکندر نال کردے ورے اسدی اکھیاں چ حلیمہ دی شکل بَسی دی ہوندی اے۔سکندر منشی کوآخدے)

☆ راں ٹُل۔۔۔سرخ جنگلی پھول

حکم اے خدا دا غریباں دا کِے اے
میں بیمار رہنداں ،نصیباں دا کِے اے
مکو غیر اپڑاں نہ بیکار سمجھو
مِڑے کہار کو آپڑاں کہار سمجھو
خدا دا شکر اے کہ دُدھ اَسدا گاوے
حلیمہ کو آخاں اوہ لَسّی کِہن آوے

(سکندر اٹھ کے اندروٹھے دے بوہے نچ کھلدے تے حلیمہ کو آواز دے کے آخدے کہ منشی صاب جوگے لسی بنڑا کے کہن آ۔حلیمہ لسی بنڑادی اے تے اُتو زلیخاں آجلدی اے۔زلیخاں،حلیمہ کو آخدی اے)

ایہہ لَسّی تے مَکھنڑاں دا پیَڑا بنڑا کے
کِہڑے پاسے ٹُرئییں حلیمہ تُو چا کے
دِلا نال سب کُجھ بنڑائے دے لگدے
کوئی خاص مِزمان آئے دے ، لگدے
کدے بھی نہ تُد گل کوئی دل دی دَسّی
مکو دیہہ ، میں دے آندیاں باہر لَسّی

(حلیمہ کوئی جواب نینھ دیندی۔ زلیخاں لسی تے مکھنڑ کہن
کے اندر وٹھے بچ پہچ جلدی اے۔ منشی حلیمہ دے انتظار بچ
ہوندے۔ زلیخاں کو دیخ کے اُسدے دل سی ہک ٹھنڈی آہ
نکلدی اے۔ اوہ آپڑیں دل بچ آخدے)

سَڑے دے مقدر ، حلیمہ نہ آئی
اُس اَگ باہ کے پیہجی اے لسی دی جائی
میں فر پہانویں ہر کہارسی خیر پن دا
حلیمہ کو ہک واری فر دیخ کہن دا
حلیمہ نہ دیخی تے جیساں نہ مَرساں
بنڑاں بچ حلیمہ حلیمہ میں کرساں

(زلیخاں میزا تے لسی رہخ کے منشی دَر دیخدی اے ورے
منشی کسی ڈُوہنگی سوچ بچ ڈبے دا ہوندے، زلیخاں دَر دیخدا
ای نینھ ۔ زلیخاں کُجھ آخدی نینھ ورے جانڑ بُجھ کے تھوڑی
جئی لسی میزا تے ڈوہل چھڑدی اے تے فر میزا تے ہو کے
منشی دیاں اکھیاں بچ اکھیاں باہ کے دیخدی اے۔ سکندر
زلیخاں کو آخدے)

تُو کی اتھی آئیں زلیخاں اُڈَردِی
کدے بھی کوئی کم تُو ٹک کے نہ کردِی
ہوا نالو جُلسیں ، ہوا نالو آسیں
تُو پُچھو ہلی ایں رب جانڑیں کےتُو بنڑاسیں
(زلیخاں لسی رہخ کے مڑ جلدی تے آپڑیں دلا نچ آخدی اے)
نہ میں تاولی آں نہ ہتھ پیر پُھلیے
مِڑے تے محبّت دا ہُنڑ راز کُھلیے
ہوا نال قَسمے کدے گُت نینھ کُھلدی
محبّت نہ ہووے تے لسی نینھ ڈُلدی
ورے کونڑ لالے کو ایہہ گل دَسالے
کہ سارا فساد اس جوانی دے نال اے
زلیخاں تے منشی تے دل ہار گئی اے
زلیخاں کو منشی دی چُپ مار گئی اے
(دو چار دہاڑے بعد منشی، حسن گل دے کہار آندے تے
حسن گل کو آخدے)
گراں نچ مڑا ہَور سَنگی نینھ کوئی
تُڑے ہَونڈیاں یار تنگی نینھ کوئی

خیال اتنا رہخدیں تُو پردیسیاں دا
کہ رہخدی اے جتنا خیال آپڑیں ما
مڑے کولو ہو کے کدے دُکھ نینھ لَنگیا
تڑے کولو اج تک میں کُجھ بھی نینھ منگیا
ورے ہونڑ پہَخدے کمہارا دا آوا
تُڑے کولو خیرات مَنگداں پَرہاوا
خدا دی خدائی مِڑے کولو چا کِہن
ورے اس غریبا دی اج تُو دعا کِہن
(حسن گل ہسدے تے منشی کو آخدے)
ضرورت دی چیزا دے کولو نہ لَنگیا
ایہہ ٹھیک اے ضیا تُد کدے کُج نینھ مَنگیا
مڑے کول دیخی اے تُد ایہجی کے شے
تڑے کولو رہخداں جہڑی میں چھپا کے
کسی لَمّے لانجھے بہ مت بَڑ پرہاوا
جہڑی شے ضرورت اے چا کھڑ پرہاوا

(منشی جواب دیندے)
کسی نال اپڑیں طبیعت نینھ رَلدی
کسی شے تے اپڑیں نظر ای نینھ کھلدی
میں ٹُکڑے نینھ پہنّے کدے کہار بہہ کے
میں دنیا کمائی اے دنیا بہ رِہ کے
ہمیشہ بخیلی رہئی گوڑ کے میں
نوالے نہ گِنڑدا کسی ہَور دے میں
کدے بھی نہ ہووے کوئی پُہل ،تُو جیویں
دعا اے ہمیشہ حسن گل تُو جیویں
کدے بھی کوئی دُکھ تڑے تے نہ آوے
تڑے کہار کو باغ مولا بنڑاوے
تُو خوش رہویں اَج پہلی واری میں رو کے
تڑے کولو مَنگداں کسی ہَور دی شے
نظر رہئی مڑے تے ، سِرا کو اُچت رہئی
مُکو حوصلہ دیہہ ، مڑے دل تے ہَتھ رہئی
(حسن گل ، منشی ضیاٗالدین دَر دیخدے ورے بولدا کُجھ نینھ ۔منشی سَیت کہڑی چُپ رہندے،حسن گل دیاں اکھیاں بیج دیخدے تے فر آخدے)

میں کرداں محبّت کسی نال سنگیا
ورے تُو نہ پچُھدا مِڑا حال سنگیا
خدا جانڑدے پہلے ایہجا نینھ ہویا
تُڑا یار منشی کدے بھی نینھ رویا
ورے ہونڑ سَیندا نہ ہک سَیت راتی
میں سَڑداں، جیاں سَڑدی رہندی اے باتی
کوئی حل دَسالیں تے دیساں دعا میں
نہ دَسیا تے سَڑ بَل کے ہوساں فنا میں
(حسن گل بے چین ہوجلدے تے پچُھدے)
محبّت ضیا دَس تُو کس نال کردیں
اوہ کونڑ اے تُو جس تے بغیر آئی مَردیں
کسی کولو سنگیا میں ڈرداں نہ ڈرساں
مڑے کولو جو کُجھ بھی ہویا میں کرساں
(منشی ضیاٗ الدین آخدے)
اَنیہرے بہ رہ کوئی تھہاندا نینھ سنگیا
مڑے منہ تے ناں اُسدا آندا نینھ سنگیا

دِلا وچ اے طاقت نہ اکھیاں بہ لو اے
خدا جانڑیں کیہجی محبّت دی خَو اے
نظر ٹِک جُلے ، جیبھ ساہ تھوڑا پکڑے
ذرا کھل مڑا دل تراہ تھوڑا پکڑے

(منشی خالی خالی نظراں نال اِدھر اُدھر دیکھدے ، آپڑیں دل تے ہتھ رکھدے تے ڈُبی ڈُبی دی آواز وچ آکھدے)

اوہ جنت دی حور اے ، مقدس پَری اے
حسن گل اوہ لالے سکندر دی تہی اے
بَڑی اے زلیخاں سی ، ناں اے حلیمہ
دیارا دے بُوٹے دی چھاں اے حلیمہ
وچھوڑے دی برفا بہ چِر میں نینھ دیخی
بس ہِک واری دیخی اے فر میں نینھ دیخی

(منشی ایہہ آکھ کے اکھیاں نُوٹ چھڑدے تے کُجھ سیت حسن گل بھی کوئی گل نینھ کر ہکدا۔ فر حسن گل اٹھ کے منشی دے مُونڈھے تے اپڑاں ہتھ رکھدے۔ منشی اکھیاں کھولدے،اس کو دیکھدے تے منشی دیاں اکھیاں وچ آتھرو آجلدئین۔ بولدا اوہ بھی کُجھ نینھ)

۳

(تائی بیمار اے، تاپ چڑھے دے تے بے ہوشی دی کیفیت اے۔ حسن گل تائی دی خیر خبر کہنڑاں کو تائی دے کہار آئے دے۔ اتو زلیخاں دی سہیلی ریشماں آجلدی اے۔ اوہ حسن گل کو سلام کردی اے تے آخدی اے)

ذرا تے کرو غور تائی دا گونڑ اے
اساں دے سوا ہَور تائی دا گونڑ اے
دِہاڑی کوئی تائی گول آنڑ بہندے
تے راتی گرائیں کوئی ہَور رہندے
دوائی کوئی آنڑدے ، کوئی کھانڑاں
کوئی یاد کردے زمانہ پُرانڑاں
سِراں تے محبّت دا تَمبُو تنڑے دے
گراں سارا تائی دا نوکر بنڑے دے

محبّت سی یاد آئی گل ہک ضروری
اجازت ہووے تے کراں گل میں پوری
(حسن گل جواب دیندے)
ذرا سیت میں تائی کول ہور رہنڑیں
اجازت دی کے لوڑ اے گل کرتُو پیہنڑیں
(ریشماں آخدی اے)
حسن بیر اتنی سُخّلی نینھ ایہہ گل
حَلاں اپڑیں جائی سی ہَلّی نینھ ایہہ گل
تُساں کو میں دیندی آں راز ہک ادھارا
تے نال ای میں مَنگدی آں تُسدا سہارا
ورے فر دلا بچ خیال ایہہ بھی آندے
پرہاواں دے نال ایجی گل کونڑ باہندے
(حسن گل جواب دیندے)
گراں بچ کدے اَگ میں لائی نینھ پیہنڑیں
حسن گل کوئی ڈوم نائی نینھ پیہنڑیں
کدے بھی نہ آنڑیں دلا بچ اندیشہ
ایہہ راز تے فر راز رہسی ہمیشہ

تُڑی گل بھی سُنڑساں تے رَہنساں میں لَج بھی
پَڑہا آخدیں اے پَڑہا فر سمجھ بھی
(ریشماں آخدی اے)
ایہہ چَھلّی لوَنّی زلیخاں دی گل اے
جہڑی ہونڑ لاندی دَرَیکا تے پھَل اے
کُڑی اے زلیخاں حیادار بیرا
ورے ہونڑ رہندی اے بیمار بیرا
کُڑی ہونڑ بیرا ہوا تے نینھ تَردِی
کسی نال اوہ ہونڑ گل بھی نینھ کردی
کھروں باہر رہندی نینھ ہونڑ ہک قدم بھی
زمانے سی وَکھرے زلیخاں دا غم بھی
تُسی ہونڑ پُچھسو کہ غم کے اے آخر
تساں نال اس غم دا کم کے اے آخر
زلیخاں کو غم اے محبّت دا بیرا
تے ایہہ غم اے ڈاہڈا قیامت دا بیرا

اُچت ہووے کتنا بھی ٹہا کے تے راہ اے
زلیخاں دے خواباں بہ منشی ضیا اے

(ریشماں ایہہ آکھ کے چپ ہو جلدی اے تے سِر سَٹ کے حسن گل دے جواب دا انتظار کردی اے۔ حسن گل دی سمجھ نچ نینھ آندا کہ اوہ ہونڑ کے آکھے۔اس کو رہ رہ کے منشی ضیا دا خیال آندے جھڑا حلیمہ تے مردے۔فر حسن گل ہِک فیصلہ کردے تے آخدے)

جھڑا بھی میں کیتے اوہ وعدہ نبھاساں
تڑے کولو کُجھ بھی نہ پیہنڑیں چھپاساں
سنڑاساں میں منشی کو ساری کہانڑیں
ورے کونڑ آنڑیں پَرونڑاں بہ پانڑیں
اوہ پہلے ای انگار ہوئے دے سَڑ کے
تُو دَس اُس کو ماراں میں کس جائی گھڑ کے
تُگو تے بس اپڑیں سہیلی دا غم اے
مڑے دل نچ آئے دا ہَور ہِک پگھم اے

سُنڑیں تے سُنڑاواں کہانڑیں ضیا دی
تُو پچھّے نہ ہٹسیں قسم کھا خدا دی
(ریشماں قسم کھاکے وعدہ کردی اے تے حسن گل آخدے)
خدا دی خدائی تے سچ بولدی اے
زلیخاں تے ریتُو تے کیھ ڈوہلدی اے
ترُٹ کے محبّت اوہ کردی اے ٹھیک اے
زلیخاں تے منشی تے مَردی اے، ٹھیک اے
ورے پیَہڑا منشی حلیمہ تے مَردے
حلیمہ حلیمہ اوہ ہر ویلے کردے
(حلیمہ داناں سُنڑ کے ریشماں جائی اُتے گھل جُلدی اے۔ اُس دِی سمجھ نِچ نینھ آندا کہ اوہ کےِ آخے کےِ نہ آخے۔ حسن گل آپ ای گل اَگے بدھاندے)
مِڑا مشورے مل کے حل کوئی ٹھونڈاں
جے اَج نینھ تے فر بہہ کے کل کوئی ٹھونڈاں
کوئی حل اگر ہے تے کہڈ سیں اوہ بس تُو
میں منشی کو دَسداں ، زلیخاں کو دَس تُو

(ریشماں جواب دیندی اے)
حلیمہ تے رہندی شہ گندل دے نال اے
اُسی نال گل کر کے دیکھاں ، خیال اے
کسی ہَور دُر پَہالدی نینھ حلیمہ
شہ گندل دی گل ٹالدی نینھ حلیمہ
(حسن گل آخدے)
عُمَر گہٹ اے، بُڈھیاں دی ہانڑیں کُڑی اے
شہ گندل سیانڑیں بیانڑیں کُڑی اے
جے اِس مالے بچ شہ گندل بھی پیوے
حسن گل دعا اپڑیں پیہنڑوں کو دیوے
زلیخاں تے چھوڑاں نہ چھوڑاں ضیا تے
چَل ایہہ مالہ ہونڑ چھوڑاں خدا تے
تُو دیہہ ہونڑ تائی کو پیہنڑیں دوائی
تے میں ہونڑ جُل کے گراں کُجھ کمائی
(شہ گندل تے ریشماں دونڑیاں شہ گندل دے کہرا دی
چھت تے بیٹھیاں دئین۔ریشماں شہ گندل کو آخدی اے)

مُصلّے کو جُلدا ایہہ راہ کیہجا سوہنڑیں
اُدھر دیخ نَکّے تے کہاہ کیہجا سوہنڑیں
اِسی جائیو دیخاں میں جُلدی خزاں کو
اِسی جائیو دیخاں میں بہہ کے گراں کو
ہوا بچ ، گہراں تے ،تُھویں دی لکیر اے
پُرانڑیں کھنڈر کَول چَھلاّ فقیر اے
ملانڑاں مَسیتی بچ ہُنڑ بانگ دیسی
پُھلاں بچ تُو دیخیں نَواں رنگ پَیسی
دِہاڑی غلاماں نظر بھی نہ آسی
تَماشاں کو آ بانسری فر بَجَاسی
کمہار اپڑیں مِٹّی دے پَہانڈے پکاندے
تے آوے بہ رِہ رِہ کے اوہ اَگ پَہخاندے
فقیرے دے جَندر دی چَکّی خراب اے
گراں تے ایہہ آئے دا کیہجا عذاب اے
عذاب ہَور بھی آئے دے ہِک گراں تے
جِہڑا لوک سہسن محبّت دے ناں تے

(شہ گندل حیرانی نال آخدی اے)

کہانڑیں سُنڑادی ایں اَج تُو ایہہ کیہجی
تُڑے کولَو آندی اے خوشبو ایہہ کیہجی

(ریشماں جواب دیندی اے)

نہ پُچھ ، کے دَسالاں شہ گندل تکو میں
عجیب ہک سنڑادی آں اَج گل تکو میں

(ریشماں شہ گندل کو ساری گل تفصیل نال سنڑادی اے تے گل سنڑ کے شہ گندل کسی ڈوہنگی سوچ بچ ڈُب جُلدی اے۔ پُچ سَیتی بعد شہ گندل سر چاندی اے تے ریشماں کو آخدی اے)

میں جیندی آں کُجھ بھی نینھ ہونڑاں گراں بچ
چل آجُل کے بہواں کسی جائی چھاں بچ

(دونڑیاں چھتا سی لیہہ کے کمرے بچ آجلدئین۔شہ گندل پانڑیں پیندی اے تے آخدی اے)

زلیخاں کسی دی سمجھ بچ نینھ آندی
حلیمہ ورے ایہجا لیکھا نینھ لاندی

حسن گل وکیل اَوپرے ہک جَنڑے دے
اوہ منشی دا بھی دیخ منشی بنڑے دے
چلو! جے بھی کرساں اوہ مل کے ہی کرساں
ایہہ گل میں حلیمہ دے کنّوں بھی گھڑساں
(دیگری کوشہ گندل جُل حلیمہ کول پہچدی اے تے آخدی اے)
محبّت سنڑ ہر پاسے اَگ لائی دی اے
حلیمہ ! پتے کجھ بہار آئی دی اے
(حلیمہ دل کھول کے ہسدی اے تے جواب دیندی اے)
کسی کو کدے مار آئییں تے کِہے اے
شہ گندل تُو دل ہار آئییں تے کِہے اے
(شہ گندل آخدی اے)
نہ دیندی ذرا بھی میں اپڑیں صفائی
حَلاں میں کسی دی نظر نچ نہ آئی
شہ گندل کدے بھی نہ چَھپ چھپ کے رَوسی
جدوں پیار ہویا تے بس پیار ہَوسی

حَلاں تے حلیمہ دی وار آئی دی اے
مُکو بھی تے دَس کیہِ بہار آئی دی اے
(حلیمہ جواب دیندی اے)
گلاں سی تُو لگدی ایں تائی دی نانڑیں
شہ گندل کدوں ہو گئییں تو سیانڑیں
(شہ گندل آخدی اے)
مِڑے گولو کُڑیئے تُکو کیہا ڈر اے
مُکو تُو نہ دَسدی ، گراں کو خبر اے
کیہِ چکر اے منشی ضیا دا حلیمہ
تُکو ڈر ذرا نینھ خدا دا حلیمہ
سہیلی آں میں ، دیخ کہن آزما کے
محبّت بھی کیتی تے کیتی چُھپا کے
(حلیمہ حیرانی نال شہ گندل کو دیخدی اے، تے آخدی اے)
شہ گندل ! حلیمہ کھلی ہِک کتاب اے
ایہہ منشی کہڑی جائی دا دَس نواب اے
تڑے تو میں ساری خدائی کھاواں
تڑے سی چھپاواں تے میں زہر کھاواں

ورے کھل کے گل کر سمجھ نچ تے آوے
ہَوا دِی پُنڈکری کوئی کتنی چاوے
(شہ گندل الفو کہن کے "ے" تک ساری کہانڑیں حلیمہ کو سنڑا دی اے تے حلیمہ دی عجیب حالت ہو جلدی اے۔ اُدھر ریشماں ساری گل زلیخاں کو تے حسن گل، منشی کو دَسدے۔ زلیخاں تے کجھ بھی نینھ بولدی ورے منشی، حسن گل کو آخدے)

حسن گل پرہا ! کوئی کہن ای نینھ ہکدا
حلیمہ دی جا کوئی کہن ای نینھ ہکدا
حلیمہ دے بدلے خدائی بھی تھہاوے
تے منشی ضیا اُس کو ہتھ بھی نہ لاوے
محبّت مکو بس حلیمہ دے نال اے
کوئی بارہ مولے بہ کُڑیاں دا کال اے
کسی ہَور تے میں کدے بھی نہ پُھلساں
میں دَرشی سی جنت دا پُھل کہن کے جُلساں

---------☆---------

بنڑاں نچ کٹائی دا کم بھی لگے دے
ضیا کو محبّت دا غم بھی لگے دے

دیاراں تے چیڑاں تے آرا بھی چلدے
تے نال ای محبّت دا بُوٹا بھی پھلدے
بڑا اَوکھا ہوندے کٹائی دا کم بھی
اُتو جان گہدڑدے محبّت دا غم بھی
کٹائی دا کم بھی مَزوراں کو دَسدے
تے نال ای ضیا اپڑیں قسمت تے ہَسدے
کہن آیا مُکو بارہ مولے سی چا کے
ایہہ دل لگ گیا کیہجی کانڈھی تے آ کے
ضیا آخدے لاوَ پتھرُو بنڑاں تک
اَگو ہیم ٹہو کے کہن آنڑوں شہڑاں تک
بنڑاں نچ بڑا ٹال لکڑی دا ہوسی
اَگو آپ چھکڑا ای ایہہ مال ٹہوسی
تے ایہہ گچِریاں والے کم اپڑاں کرسن
جے کم ایہہ نہ کرسن تے ٹہڈ کسراں پہرسن

بڑے ماہر اِن آرا کش اَسدے جنڑیوں
تُسی بھی ورے دیخو لیلے نہ بنڑیوں
کسی تے کوئی بھی نہ پہار اپڑاں تہرسی
جہڑا جِسدا کم اے اوہ کم آپ گرسی
نہ ہوساں میں بےغم نہ لمّاں میں پیساں
مَزوری تُساں کو رُزَانہ میں دیساں



۴

(رات اے تے بارش لگی دی اے۔حلیمہ پہلی واری منشی دے بارے بچ سوچدی اے تے فر اُٹھ کے شیشے اَگے آ کھلدی اے۔مچ سَیت اوہ شیشے بچ اپڑیں آپ کو دیکھدی اے تے سوچدی اے)

بنڑاں بچ کدے ایجی بارش نینھ ہوئی
کدے اِس طراں رات ہَس کے نینھ روئی
کدے بالیاں شور کیتا نینھ اِتنا
پُھلاں تے کدے غور کیتا نینھ اِتنا
کدے اپڑیں دِل بچ میں جَہاتی نینھ ماری
بنڑاں سی نینھ ماری کدے باہر اُڈاری
کدے برف ہونٹاں تے گلدی نینھ دیکھی
کدے اَگ محبّت دِی بَلدی نینھ دیکھی

کدے پیہلا سینے تے ٹُریا نینھ آ کے
نینھ رہیا کدے پیر زِمّی تے چا کے
ہوا سنڑ کدے بھی نینھ گن سَوئی کیتی
میں ٹُک پہر کے پہلے کدے اَگ نینھ پیتی
محبّت دا دل بچ خیال ای نینھ آیا
مڑے تے جوانی دا سال ای نینھ آیا

(حلیمہ شیشے اَگے کھلتی دی ایہی کُجھ سوچدی اے تے اُس کو پتہ ای نینھ لگدا کہ زلیخاں کمرے بچ آ گئی اے۔ زلیخاں کُجھ سیت کھل کے حلیمہ کو دیکھدی رہندی اے تے فر آخدی اے)

تُڑی جائی ہوندی تے میں خواب بنڑدی
حلیمہ تُو شیشے دی گل کی نہ سُنڑدی

(حلیمہ اس طراں مُڑ کے زلیخاں دَر دیکھدی اے جس طراں اُسدی چوری پکڑی گئی ہووے۔ زلیخاں آخدی اے)

تُڑے کیتے تُھپ آں، تُڑے کیتے چھاں میں
تُڑی پینہڑ بھی آں، سہیلی بھی آں میں

مڑے تے ذرا حال کھول اپڑیں دل دا
تکو اپڑیں جوگے وَقت کی نینھ مِلدا
بھروسہ تُو کردی ایں غیراں تے جتنا
مڑے تے بھی کر کے کدے دیخ اتنا
(حلیمہ جواب دیندی اے)
کسی ہَور دا جھوٹا پانڑیں نینھ پیتا
حلاں تک خدا جانڑدے کجھ نینھ کیتا
مڑے بچ تے ساہ نینھ کہ آئی کو ٹالاں
ہوا کیہجی چُہلدِی اے میں کے دَسالاں
کسی ہَور تے پہار میں تَہر نہ ہگدی
اَکہلّی ای گُہڑدی آں، کجھ کر نہ ہکدی
(زلیخاں جواب دیندی اے)
تُڑے تے حلیمہ مڑا ایہہ سوال اے
کہ اِس مالے بچ تُڑا کے خیال اے
زبانا تے آئی دی گل روکدی ایں
تُو منشی دے بارے بہ کے آخدی ایں

(حلیمہ سِراسی کہن کے پیراں تک زلیخاں کو دیکھدی اے،
ہک لمّا ساہ کہندی اے تے آکھدی اے)

تُڑے سی چِھپے دے مڑا حال کوئی
تعلّق نہ رہندی کسی نال کوئی
کوئی کجھ بھی آکھ مڑا کے قصور اے
حلیمہ محبّت دے لانجھے سی دور اے
شہ گندل مڑے نال کیتی اے گل ایہہ
زلیخاں! سنڑی اے کہانڑیں میں کل ایہہ
تُڑا بھی تے ناں بولدے کُجھ زلیخاں
ورے رِکسراں ٹھا کہ پرِت کے میں دیکھاں

(زلیخاں جواب دیندی اے)

میں دل ہار دِتّے، مڑا ناں تے آسی
مُکو ہور منشی کدوں کوئی تھا سی
اُچّت قد اے منشی دا، سوہنڑا جوان اے
سلیقے دی گل کتھ اے، مِٹّھی زبان اے
بڑا خاندانی اے، ڈاہڈا سخی اے
تیاں تے محبّت دی اَگ اے پکھی اے

دلاں کو ایہہ منشی خوشی نال پَھردے
اُتو دیخ اپڑیں کمائی بھی کردے
(حلیمہ حیرانی نال زلیخاں کو دیکھدی اے، اوہ کُجھ آکھڑ اں
چاہندی اے ورے کُجھ بھی نینھ آخدی۔ دُوے دہاڑے
حلیمہ آپ شہ گندل کول جُل پُہچدی اے تے آخدی اے)
کجھ ہَور ای زلیخاں دی ٹَور آخدی اے
شہ گندل! زلیخاں کُجھ ہَور آخدی اے
مِڑے گولو پَیندا نینھ پیہنڑوں تے ڈاکہ
کُھلا چھوڑدی آں میں سارا علاقہ
مڑے تے تُو کر ہونڑ ایہہ مہربانی
حسن گل کو دَس جُل کے اپڑیں زبانی
کہ منشی تک ایہہ گل پُہچاوے حسن گل
چَل اُٹھ چھوڑ کم کاج، جُل، تاولی جُل
مڑی ساری کیتی تے پانڑیں نہ پیوے
نَویں کوئی کُرڑیے کھانڑیں نہ پیوے

(اُدھر زلیخاں، ریشماں کو آخدی)
حلیمہ کو ٹوہ ٹاہ کے کل دیکھئے میں
عجیب اُسدے مَتھّے تے وَل دیکھئے میں
میں منشی دی گل کر کے بھی اوہ ٹوٹی
مڑی پیہنڑ دُکھ نال کجھ بھی نینھ بولی
حلیمہ مڑی جان اے تُو جانڑدی ایں
زلیخاں پریشان اے تُو جانڑدی ایں
حلیمہ توں میں اپڑیں جند جان واراں
اوہ خوش رہوے پہانویں حیاتی میں ہاراں
(ریشماں حیرانی نال زلیخاں کو دیکھدی اے تے آخدی اے)
بڑی چَھوہلی ایں تُو ، بڑی تاولی ایں
کُڑی تُو زلیخاں بڑی باولی ایں
سمجھ نچ کدے تُو نہ آئیں نہ آسیں
پتہ نینھ محبّت سی کے تُو بنڑاسیں
تُڑے کیتے کِے کوئی کُرسی لڑائی
کدے پَہخدی اَگ ایں، کدے بُجھدِی چھائی
کھڑی نچ ایں تولہ، کھڑی نچ ایں ماشہ
بنڑائے دے تُد زندگی کو تماشا

اَسی مِل کے فِر نَوّاں راہ کوئی دیخاں
بس ہِک واری فر سوچ کِہن تُو زلیخاں
(زلیخاں جواب دیندی اے)
بڑا سوچئے میں بڑا غور کیتے
تُڑا کِے خیال اے میں کِے ہَور کیتے
(زلیخاں کُجھ ہَور بھی آکھڑاں چاہندی آسی ورے اُتو نسا پیاں شہ گندل آ جلدی تے زلیخاں دے مُہنواں کو لَے لگ جلدے۔ شہ گندل آندی اے تے آخدی اے)
خدا سی میں منگڑاں دا چَج کی نینھ منگیا
کُجھ ہَورا پڑیں رب سی میں اَج کی نینھ منگیا
خیال آہسا میں ریشماں کول آ کے
کِہن آساں تکُو بھی زلیخاں بُلا کے
ورے تُو تے آپ آ گئیں پہلیاں ای
ہمیشہ تُو دِتیّیں ایہہ پُھل کھیلیاں ای
کدے اپڑیں جائی سی ٹہا کہ نینھ ہلدا
اشارے ایہہ گل مشکلاتاں دے حل دا

(زلیخاں ہسدی اے تے آخدی اے)
ملانڑیں دی روزی کو لت ماردی ایں
ہَوا وچ تُو اَج کشتیاں تاردی ایں
بُجُھارت نہ باہ ایہجی راہ ای نہ تھہاوے
سُخلّی جی گل کر ، سمجھ وچ تے آوے
(شہ گندل جواب دیندی اے)
سِر و پَہار لیوے تے رَج کے میں سَیواں
مبارک زلیخاں کو منشی دی دیواں
زلیخاں دے پیراں دی زنجیر اے منشی
زلیخاں دے خواباں دی تعبیر اے منشی
(زلیخاں آخدی اے)
اوہ دیکھنے نہ دیکھنے میں منشی کو دیخاں
کوئی ایہجی راہ وچ نینھ پئی دی زلیخاں
کجھ ایہجا نینھ تولے تُلائے دا منشی
خدا کولو مُڑ کے نینھ آئے دا منشی
کوئی حور منشی کو تھہاندی اے تھہاوے
مڑا اس کہانڑیں بہ ناں ای نہ آوے

مُکو تے نہ منشی دی لوڑ اے نہ آہسی
مقدر بہ جو کُجھ اے اوہ کُجھ ای تھیا سی

(امداد خان دی تیہو سجاول دا بیاہ اے۔ گراں دیاں کُڑیاں راتی امداد خاں دے کہار جمع ہوندئین تے گانڑیں شانڑیں گاندئین۔ زلیخاں بھی اپڑیں کہر و نکلدی اے ورے اوہ امداد خاں دے کہار جلڑاں دے بجائے منشی دے ڈیرے کو جلنا والے راہ بچ آ کھلدی اے۔ اُتو شہ گندل بھی آ جُلدی اے۔ منشی کفتاں دی نماز پڑھ کے اپڑیں ڈیرے دُر مڑ دے تے راہ بچ اُس دی ملاقات زلیخاں تے شہ گندل نال ہو جلدی اے۔ زلیخاں منشی کو آخدی اے)

میں اپڑیں خیالاں دی قیدی زلیخاں
خدائی بھی تھیاوے تے مُڑ کے نہ دیخاں
محبّت کو میں امتحان آخدی آں
حلیمہ کو میں اپڑیں جان آخدی آں
حلیمہ کو دیندی آں راہ بھی دعا بھی
حلیمہ مڑی پیہنڑ بھی اے پرہا بھی

میں آپ ای حلیمہ کو بوہٹی بنڑاساں
تے آپ ای میں ڈولی تے پھل کہن کے باہساں
(زلیخاں دیاں اکھیاں بچ آتھروں آ جلدئین، اوہ اپڑیں چیڑے نال اپڑیں اکھیاں صاف کردی اے تے شہ گندل کو اُتھی چھوڑ کے جلدی رہندی اے۔ شہ گندل منشی کو آخدی اے)

بدلسیں کدے بھی نہ اپڑیں نظر تُو
قسم کھا کے وعدہ مڑے نال کر تُو
مڑے سِر تے ہتھ رہخ کے کھا ایہہ قسم تُو
کدے بھی نہ دیسیں حلیمہ کو غم تُو
(منشی ہک ہتھ دل اُتے تے ہک ہتھ شہ گندل دے سرا تے رہخ کے آخدے)

میں ہر ویلے اپڑیں خدا کولو ڈرداں
خدا دی قسم کھا کے وعدہ میں کرداں
حلیمہ کو خوش رہخساں ساری عمر میں
حلیمہ دی ہر ویلے رہخساں خبر میں

کوئی غم کدے اُسدے نیڑے نہ آسی
کدے اوہ دکھاں دی پُنڈ کری نہ چاسی
حلیمہ دے پیراں بہ رہنساں خدائی
میں جان اپڑیں دیساں حلیمہ دی جائی
(شہ گندل جواب دیندی اے)
جے ایہہ گل اے فرتو مڑی گل بھی سنڑ کہن
خدا دیسی تعبیر تو خواب بنڑ کہن
تو دیکھیں میں اَج اپڑاں وعدہ نبھاساں
روا راتی جس ٹیم مُڑسی ، میں آساں
میں آساں حلیمہ مڑے نال ہو سی
خدا جانڑیں منشی دا کے حال ہو سی

(شہ گندل ایہہ آخ کے ہسدی اے۔دُوراگے ڈوگی نچ ہک سایہ جیہا نظر آندے۔شہ گندل تاولی تاولی اُتھوامدادخاں دے کہرادی طرف مُڑجلدی اے۔منشی اپڑیں ڈیرے دُر مُڑدے تے اوہ سایہ منشی کول آ پُہچدے۔منشی اُس کو سیانڑ کہندے۔اوہ

بانسری بجانڑاں والا غلاما ہوندے۔غلاما منشی کول آ کےاُس کوآخدے)

میں دیکھی اے دُورو کوئی چیز نَسدی
کدے آہسی روندی، کدے آہسی ہَسدی
پَری آہسی یا کوئی جِن پُھوت آہسا
میں سُنڑیا نینھ منشی کدے ایہجا ہاسا
لہو پی کے جَنڑیاں دا پَلدی اے سُنڑئییں
شِرَل اپڑیں شکلاں بدلدی اے سُنڑئییں
مِڑی مَن کوئی باہر دی چیز آہسی
نشانڑیں کوئی دیکھیں ڈوگی سی تھہاسی
بَلا بندہ کھاندی اے فر بھی نینھ رَجدی
خدا جانڑیں اَج بانسری کی نینھ بجدی

(منشی جواب دیندے)

کُرے کُجھ نینھ سنگیا ، مکُو کی ڈراندیں
مِڑا تِہنگ متنگی تُو ساہ کی سُکاندیں
کوئی آدمی ہوسی ، بَسدا گراں اے
شرل کوئی شے نینھ بس ہِک فرضی ناں اے

پری دیکھاں جس جائی دل دے کے لنگداں
بنڑاں دی پری تے خدا کولو منگداں
غلاما ! چل آ راہ تے باہواں تکو میں
تُو آکھیں تے کہر چھوڑ آواں تکو میں
(اُدھر امداد خاں دے کہار گراں دیاں کُڑیاں جمع ہوئی دئیین ،زلیخاں بھی جُل پہچدی اے تے آکھدی)
سجاول تے اَج تے نظر ای نینھ ٹِکدی
خوشی اتہجی کُڑیو ! نینھ ہڈیاں تے بِکدی
ذرا منہدی دیہہ ، میں سجاول کو لاواں
تے فِر ڈھولکی آنڑ رَج کے بجاواں
(اُتو شہ گندل بھی آجلدی تے آکھدی اے)
بجا ڈھولکی اَج زلیخاں تُو جَم کے
خوشی نال بوہٹی ذرا ہور چمکے
زلیخاں اَساں کولو اَج گونڑ بچسی
بَجا ڈھولکی اَج حلیمہ بھی نچسی

(حلیمہ آخدی اے)
میں نَچساں ، مڑے نال ماسی بھی نچسی
سجاول دی ما ، اَسدی چاچی بھی نچسی
(سارے ہسدئین، سجاول دی ما آخدی اے)
میں اپڑیں سجاول دی خوشیاں تُو صدقے
میں نچساں تہیئے ساریاں کولو بَدھ کے
ورے پہلے جُل کے میں تائی کو آنڑاں
تُسی بہہ کے کھاؤ ذرا کھانڑاں شانڑاں
تسی ماہیے گاسو ، دعا کرسی تائی
حلیمہ تُڑی ما حَلاں تک نینھ آئی
(حلیمہ جواب دیندی اے)
سجاول کو تائی دعا دے کے رَوسی
مِڑی ما بھی چاچی بس آندی ای ہوسی
چَل آ ریشماں مِل کے منہدی بنڑاواں
صندوقا سی میں گھڈ کے سُرمہ کہن آواں
(کولو سجاول دی ماسی بولدی اے)
ایہہ چاندی دا کنٹھے تے سونے دے گو کے
ایہہ نَتھلی سجاول دا اپڑاں ای شوق اے

پَز یباں تے سونے دا پانڑیں چڑھے دے
تے سونے دی گانی بہ مُوتی جَڑے دے
ایہہ ہار اے دو لَڑیا ، ایہہ مَتّھے دا ٹِیکا
ایہہ چوڑی بنڑالی اے مامے رفیقا
اُدھر دیکھو سارے بَرانڈے بہ داج اے
کوئی کجھ بھی آخے ایہہ پیہڑا رواج اے
(سجاول دی ما تائی کو نال کہن کے آندی اے تے کڑیاں کو آخدی اے)
مُمُبتیؒ دی لوئی تے گوشت نہ گالو
جُلو اپڑیں اپڑیں گماں کو سَمَالو
بَنیرے تے جُل کے کوئی بَتّی بالے
کوئی پہلے جَندکاں کو رُٹّی کھوالے
شُہالے دے کہر سی رَوَا ہَونڑ آسی
پتہ نینھ مِڑے نال کے لَیکھا لاسی
(اُدھر منشی ضیاُالدین، حسن گل کو آخدے)
حسن گل دعاواں تکو دل ایہہ دیندے
تڑا کہار جنت دے راہ بچ جی پیندے

☆ موم بتی

خدا جانڑدے اَج نصیب اپڑاں کُھلسی
اِسی راہ سی راتی رَوَا ہو کے جُلسی
حلیمہ بھی ہوسی روا نال سنگیا
بَنیرے تے اَج دل مِڑا بال سنگیا
حیاتی سی اَج اپڑیں ٹَل کے میں دیخاں
اِسی لوئی نِچ اُس کو کھل کے میں دیخاں
جے موقع ملے تے کراں کوئی گل بھی
مکو تے نینھ آندا کوئی ہَور چَھل بھی

(حسن گل جواب دیندے)

اَنیہرے بہ تو تیر اپڑاں چلا کے
مقدر کو اَج دیخ کہن آزما کے
مُکو دیخ یاراں دے غم دا شکار آں
مڑا کے اے منشی میں یاراں دا یار آں
روا جلڑاں تک میں اَنیہرے کو ٹالاں
تو بیہہ میں بَنیرے تے بَتّی تے بالاں

(روا امداد خاں دے کہرو ہو کے مڑدی اے۔منشی ضیا،حسن گل دی بیٹھک بچ بیٹھے داشہ گندل دا انتظار کردے تے نال کھڑکی سی باہر بھی دیخدے۔روا حسن گل دے کہرا اگو ہو کے کھوئی والے پاسے مڑ جلدی اے۔کُجھ ای سیتی بعدمنشی کوشہ گندل دی آواز آندی اے۔شہ گندل دی آواز سنڑ کے اوہ بوہا کھولدے ، سامڑیں شہ گندل تے حلیمہ دونڑیاں ہوندئین۔شہ گندل اس کودیخ کےحلیمہ کوآخدی اے)

کُروٹھاں دے نال ایہجا مَتّھا نہ پَہر ناں
ایہہ منشی ضیا اے سلام اس کو کر ناں

(حلیمہ ڈُبی ڈُبی دی آواز بچ منشی ضیا کو سلام کردی اے۔شہ گندل فر بولدی اے)

محبّت ایہہ منشی تُڑے نال کردے
تڑے ناں تے جیندے،تڑے ناں تے مردے
مَرہم دُخدی جائی تے لانڑاں ثواب اے
مسافر کو راہ تے بھی باہنڑاں ثواب اے

مسافر بھی ایہجا جہڑا پیار کردے
ورے ایہہ حلیمہ تُڑے کولو ڈردے
محبّت ہک اَگ والی سَر اے حلیمہ
محبّت دا ڈر ای تے ڈر اے حلیمہ
تَہڑَ کدے تڑا دل بھی منشی دے ناں تے
بَرَف پئی دے اے فر ایہہ کیہجی دلاں تے
ایہہ قصّہ رُکے دے تڑی پہلی ہاں تک
تُو گل سنڑ تے گل کر، میں جلدی آں ہاں تک

(شہ گندل ایہہ آخ کے اگاں ٹُر جلدی اے۔حلیمہ دا دل آخدے کہ اوہ شہ گندل کو آواز دیوے ورے لفظ اسدے منہ سی نکلدے ای نینھ ۔اسدے متھے تے پہر سَے چمکدے تے انہاں دواں دے دلاں دی تہڑ کنادی آواز سارے بنڑاں بچ گونجدی اے۔چاراں پاسے چپ دی چادر پئی دی ہوندی اے۔کوئی کجھ بھی نینھ بولدا۔فر حلیمہ آخدی اے)

جُلاں میں ، صُبَح فر بیاہ تے میں آنڑیں
شہ گندل تکو تے خدا ای سیانڑیں

لَوَنّی اَکھلّی مکو چھوڑ گئی اے
خدا جانڑدے کی اَگے دوڑ گئی اے
(ایہہ آخ کے حلیمہ بھی ٹُر جلدی اے۔منشی دی سمجھ بچ نینھ آندا کہ اوہ کیِ آخے۔دس باراں قدم اگے جل کے حلیمہ کھل جلدی اے، مڑ کے منشی دُر دیخدی اے تے فر ٹُر جلدی اے۔منشی اُتھی جائی تے بہہ جلدے، اس بچ ساہ ای نینھ ہوندا۔اوہ آپڑیں دل بچ آخدے)
شہ گندل تڑی مہربانی اے ساری
کہ میں اَج سمندر تے ماری اُڈاری
ایہہ ٹھیک اے مُہنوں کوئی گل میں نینھ کیتی
حلیمہ کو میں دیخیئے چپ چپیتی
حلیمہ مڑے کول کھلتی تے رہئی اے
مڑے کولو پچُھ کے کہرا کو اوہ گئی اے
نظر نال سینے بہ سَل کی اوہ کردی
محبّت نہ ہوندی تے گل کی اوہ کردی
حلیمہ دا اوہ دیخڑاں دیخیئے میں
تے ہونڑ اپڑیں بارے بہ ایہہ سوچئے میں

حلیمہ دے جلدے چاہارے تے جیساں
اُسی ہک نظر دے سہارے تے جیساں

(دو چار دہاڑے اسی طراں لنگ جلدئین۔ حلیمہ تے منشی آپڑیں آپڑیں جائی محبّت دی اَگ بچ سڑدئین۔ دونڑیاں دا دل مِلڑاں کو کردے ورے دونڑیاں کو ملڑاں دا کوئی راہ نینھ تھہاندا۔ ہک دہاڑے نماشاں دے ویلے حلیمہ، شہ گندل کول جل پہچدی اے تے آخدی اے)

جڑی شے ضرورت اے اوہ شے نینھ تھہاندی
شہ گندل مکو راتی نیندر نینھ آندی
تلائی تے گنڈے، سَرھانڑیں بچ اَگ اے
ورے سِر تے چیڑانینھ، لالے دی پگ اے
کراں تے کراں کے سمجھ بچ نینھ آندا
انیہرا گُلَکھ اے، مکو راہ نینھ تھہاندا

(شہ گندل ہسدی اے تے جواب دیندی اے)

انار ہو گئیں تُو، دَڑُنے دا بت اے
تڑے تے شَنڈکیاں مَنڈکیاں دی رُت اے

محبّت دی مِٹّی بہ جَمدی ایں اَج تُو
غماں دی خوشی نال گمدی ایں اَج تُو
تڑے تے خدا کیہجی نعمت اے پیہجی
تڑے منہ تے ایہہ کالیائیں اے کیہجی
حلیمہ اِدھر دیخ ، گن لا گنیڑے
صلاح سنڑ مڑی تُو ذرا بہہ کے نیڑے

(شہ گندل دی صلاح دے مطابق اگلے دہاڑے چاشکا دے ویلے حلیمہ اپڑیں ماؤ کو آخدی اے)

جُلاں باں تے ڈَنگراں کو پانڑیں پیالاں
مڑاں تے فرا ایہہ سارے پَہانڈے گھنگالاں
چُلہنگے بہ نال آنڑاں کہاہ تھوڑا کپ کے
زلیخاں تُو رہخ بسترے سارے ٹُھپ کے

(اُدھر شہ گندل ،حسن گل دے ہتھ منشی کو ایہہ سنیہا پیہجدی اے کہ اوہ چاشکا ویلے باں تے آوے۔منشی اپڑاں کم کاج سٹ کے باں تے آجلدے۔تھوڑی سیتی بعد حلیمہ بھی ڈنگراں کو پانڑیں پیالڑاں دے

بہانے آپہچدی اے۔شہ گندل،حلیمہ دے ڈنگراں کو
پانڑیں پیالدی اے تے فر حلیمہ اَسدے کہاہ گپدی
اے۔حلیمہ تے منشی پرانڑیں کھنڈر نچ ہک بوٹے تلے
بہہ جلدئین۔منشی آخدے)

ایہہ ہک ہک دہاڑا جیاں سال لنگیئے
تکو میں خدا کولو رو رو کے منگیئے
نہ کھانڑاں دا ہوش اے نہ پینڑاں دا ہوش اے
دلا نچ نہ اوہ ولولے نہ اوہ جوش اے
حلیمہ مکو بس تڑا ای خیال اے
میں کُجھ ہور سوچاں مِڑی کے مجال اے
حَراما دی شے میں چَکّی اے نہ چَکساں
مِڑے کول جے کجھ اے پیراں بہ رکھساں
مڑے سِر تے دیخ اپڑیں زلفاں دی چھاں کر
مڑے ہتھ بہ ہتھ دیہہ،تُو ہک واری ہاں کر
(حلیمہ جواب دیندی اے)
تڑے نال جیواں ، مراں ایہہ دعا اے
مڑے دِل دا محرم بھی بس ہک خدا اے

تڑے دل سی بھی کوئی ہو کے نینھ لنگیا
خدا کولو کجھ ہور میں بھی نینھ منگیا
کسی سنڑ مڑا اس طراں راہ نینھ مَلیا
دلا نچ محبّت دا روگ ای نینھ پَلیا
خیالاں دا جالا نینھ بُنڑیا کدے میں
محبّت دا ناں ای نینھ سُنڑیا کدے میں
ورے ہونڑ راتی دہاڑی ایہہ حال اے
کہ کافر دلا نچ تڑا ای خیال اے
(منشی خوشی نال حلیمہ دا ہتھ اپڑیں ہتھ نچ
کہندے تے آخدے)
پُرانڑاں گھنڈر نینھ مَحَل اے حلیمہ
ایہہ جا ہَونڑ جنّت سی بَل اے حلیمہ
کسی کو پتہ نینھ حلیمہ گراں نچ
اسی دونڑیں بیٹھے آں طُوبیٰ دی چھاں نچ
کھنڈر دی ایہہ گند اے اساں دی سواری
چل آ دونڑیں ماراں ہوا نچ اُڈاری

اوہ جا تخت اے جس جائی بہوے حلیمہ
ہمیشہ مڑے دل بہ رہوے حلیمہ
ایہہ سارا جہان اس جوانی توں صدقے
کراں میں تکو پیار پہلے سی بدھ کے

(منشی ایہہ آخ کے حلیمہ دے ہتھا تے پیار کر دے۔ حلیمہ پہلیاں منشی کو تے فر آپڑیں ہتھا کو دیکھدی اے تے فر آپڑیں ہتھا تے اسی جائی جتھے منشی پیار کیتا آہسا، آپڑیں ہونٹ رہخ چھڑدی اے۔شہ گندل دی آواز سنڑ کے دونڑیاں کو ہوش آندے، حلیمہ آخدی اے)

مڑے سِر تے آئی بلا ٹالدی اے
جُلاں میں شہ گندل مُکو پَہالدی اے
رہئ زندگانی تے گل بات ہَوسی
اِسی جائی گل فِر ملاقات ہَوسی

(حلیمہ ڈنگراں کو پانڑیں پیالڑاں دے بہانے روزانہ باں تے آندی اے تے منشی کو ملدی اے۔ ہِک دہاڑے منشی اس کو آخدے)

خدا جانڑدے ہو کے بے تاب جُلڑیں
حلیمہ مُکو ہونڑ پنجاب جُلڑیں
مہینہ تے لگ جُلسی گم ای کجھ ایجے
ورے دل اے ٹوٹے تے زخمی کلیجے
تکو یاد کرساں میں اَٹھ پہر حلیمہ
مکو راس آنڑاں نینھ اوہ شہر حلیمہ
وچھوڑے دا ہک پَل بھی ہونداعذاب اے
تُڑا بنڑ کے جینڑاں مڑا سچا خواب اے
تڑی نوکری سی ایہہ دل ای نینھ پھردا
کوئی ہور کم ہونڑ ٹِک کے نینھ کردا
تُو خوش رہویں تاں میں ایہہ تاوان پَھرداں
میں ایہہ نوکری بھی تڑے کیتے کرداں
(حلیمہ جواب دیندی اے)
کسی آخئیے سچ ، محبّت ہے خواری
تے پردیسیاں نال لاؤ نہ یاری
کسی جائی مشرق تے مغرب نینھ ملدے
رِڑے پانڑیاں تے کدے پُھل نینھ کھلدے

بزرگاں دی ہر گل ای حکمت دی گل اے
مڑی پیہڑی قسمت بہ آئے دا وَل اے
(منشی آخدے)
قسم اے خدا دی غلط سوچدی ایں
میں حیران آں اَج تُو ایہہ کہِ آخدی ایں
کدے بھی نہ تھوکھا تڑے نال کرساں
تڑے نال جیساں ، تڑے نال مرساں
تکو دے کے دیکھے دا ہر خواب ، جُلداں
کوئی میں خوشی نال پنجاب جُلداں
تُو ایہہ خواب رَکھسیں امانت سمجھ کے
تکو تے حلاں دیکھیا ای نینھ رَج کے
(حلیمہ آخدی اے)
نہ دِیوَا ، نہ باتی ، نہ گُل اے حلیمہ
رومالا تے تہاگے دا پُھل اے حلیمہ
قَضَا ئیو تڑے راہ بچ آ کھلتیاں میں
ہر ہک ساہ کو کر کے قضا کھلتیاں میں

محبّت دے سجدے دا کیہجا ثواب اے
مڑا اس طراں ہونڑ جینڑاں عذاب اے
(حلیمہ دیاں اکھیاں نچ آتھرو ویکھ کے منشی آخدے)
تڑے تے میں ایہہ زندگی چھوڑ دینداں
نینھ پُہجدی تے ایہہ نوکری چھوڑ دینداں
ہر ہک راہ دی قسمت بہ موڑ اے حلیمہ
جے سِر ہووے ٹُپیاں دی تھوڑ اے حلیمہ
خدا اے تے اس گل دا کیِ غم حلیمہ
اِتھی لوڑ کہنساں کوئی کم حلیمہ
(حلیمہ جواب دیندی اے)
کسی ہور جائی تُو دل تے نہ لاسِیں
قسم کھا کے دَس تُو کدوں مُڑ کے آسِیں
(منشی آخدے)
قسم اے خدا دی مہینے دی گل اے
تُو جیویں مِڑا مُڑ کے آنڑاں اٹل اے
وچھوڑے سی سچّی محبّت نینھ ڈردی
مڑے دل تے ہتھ رکھ کے بِد یا نہ کردی؟

(حلیمہ آپڑاں ہتھ منشی دے دلا تے رہندی اے تے منشی اپڑاں ہتھ اُسدے ہتھ اُتے رکھدے۔ اُتو نسا پیاں غلاما آجلدے۔ منشی تے حلیمہ کو اس حال بچ دیخ کے اسدے مُہنوَ اں سی ہِک عجیب جئی اَواز نکلدی اے۔ منشی تے حلیمہ دونڑیں اس کو دیخ کے سِر اسی کہن کے پیراں تک گم جُلدئین۔ غلاما اُتھو اس طراں نسدے جیاں اس جن پہوت دیخ کِدے ہوون۔ اوہ سدھا کالے دی ہٹی تے آندے تے اُس کو آخدے)

زمانہ خراب آنڑاں والے پرہاوا
بنڑاں تے عذاب آنڑاں والے پرہاوا
(کالا ٹھاہ ٹھاہ کر کے ہسدے تے آخدے)
زمانے کو تُو آخدیں ایہہ خراب اے
تُڑے کولو بَدھ کے بھی کوئی عذاب اے
(غلاما آخدے)
تُو ناں دا ای کالا نہ اندروں بھی کالیں
تکو تاں مَناں میں تُو گل سنڑ کے ٹالیں

سکندر اَساں ساریاں دا پَرہا اے
ورے اُسدی تہی تے بڑی بے حیا اے
(غلامے دی گل سنڑ کے کالے کو غصہ آجلدے۔
اوہ آخدے)
تُو پہَنگ پی کے آئییں مکُو تے ایہہ لگدے
تڑے پیہڑے منہ سی ایہہ کِے زہر بگدے
زبان اپڑیں دَنداں دے پچّھے ای ڈَک کہن
کدے اپڑیں منہ سی ہچھی گل بھی بَک کہن
(غلاما آخدے)
مڑے تے تڑا سارا غصہ بجا اے
ایہہ غصے دا موقع نینھ، رونڑاں دی جا اے
کُفر دَیخئیے اَج بنڑاں نِچ میں ہوندا
مڑے نال مل کے تُو اَج کی نہ روندا
سُنڑادے اوہ کالے کو ساری کہانڑیں
تے کالے دی اکھیاں نِچ آجُلدے پانڑیں
غلاما فِر ایہہ آخدے دیخ جنڑیاں
کدَے بھی میں اَگّی تے تَمبُو نینھ تنڑیاں

جھڑی گل نہ ہووے میں اوہ گل نہ کردا
کسی تے کدے بھی میں تہمت نہ تھردا
چلاندا نہ کُوڑا دے نال اپڑاں گم میں
سپارے تے ہتھ رکھ کے کھانداں قسم میں
ضیا ہونڑ چاسی نواں کوئی چالا
بنڑاں نچ نینھ کیتا کسی سُنڑ اُدھالا
ایہہ گل سُنڑ کے کالا بڑا خوار ہوندے
وَرَے کُجھ بھی کرڑاں سی لاچار ہوندے
کسی گہری سوچا بہ پے جُلدے کالا
دُکھا نال پے جلدے اکھیاں بہ جالا
غلامے دے نال ہونڑ گل کے اوہ باہندا
دہاڑی بھی اُس کو نظر کُجھ نینھ آندا
(غلاما اُس کو اِسی حال نچ چھوڑ کے ساوے کمہارادے
آوے تے اُس کول جُل پہچدے تے اُس نال بھی
ایہی گل کردے)



۵

ضیا کو تے پنجاب جُلڑاں ای آہسا
ورے کہن گیا نال خوشیاں تے ہاسا
محبّت سُنڑ اپڑیں پرائے پُلہائے
حلیمہ تے ایہجے دہاڑے بھی آئے
دہاڑے اوہ لمیاں جدائیاں دے توبہ
اُتو تبصرے اوہ گرائیاں دے توبہ
غماں سی نکلڑاں دا راہ ای نہ آہسا
حلیمہ بچاری بہ ساہ ای نہ آہسا
کلیجہ جدوں ہو گیا سَڑ کے چھائی
دلا تے اوہ ہَتھ رہنج کے نکّے تے آئی
بڑی روئی نکّے تے آ کے حلیمہ
فر ایہہ آخیا قینچی گا کے حلیمہ

قینچی

لگی قینچی دِل دی تے دِل ڈاہڈا تنگ اے
چل اُٹھ آ وے منشی ! خدا اسدا سنگ اے
لگی قینچی دِل دی
چل اُٹھ آ وے منشی ! بلائیاں دا کے اے
گلاں بدھ کے کرسن گرائیاں دا کے اے
لگی قینچی دِل دی
ذرا بھی تراہ نینھ پکڑدا مڑا دِل
اِسی ویلے ، اِس جائی منشی مکو مِل
لگی قینچی دِل دی
مکو بارہ مولے کو گھڑ نال اپڑیں
تڑی بانہہ تے کھولاں میں ایہہ بال اپڑیں
لگی قینچی دِل دی

چل اُٹھ مِل کے نکے تے ٹھارا بنڑاواں
تکو نکّی لوئی دا تارہ بنڑاواں
لگی قینچی دِل دی
چڑھاں دُکھ دی سولی ، کراں تہاڑا لوٹی
تڑا ای کہناں ناں مڑی بوٹی بوٹی
لگی قینچی دِل دی
لگی قینچی دل دی تے دل ڈاہڈا تنگ اے
چل اُٹھ آ وے منشی ! خدا اسدا سنگ اے
(حلیمہ دی حالت بگڑدی ای جلدی اے۔ ہِک
دہاڑے اسدی ما اپڑیں خصما سکندر کو آخدی اے)
تکو کُجھ پتے کے حلیمہ دا حال اے
حکیما کو دَسدیں ؟ تڑا کے خیال اے؟
اِتھی نیڑے تَرلے گراں بچ حکیم اے
میں سنڑیئے ، حکیما دا ناں مستقیم اے
مَرَض کے اے نَبضا تے ہتھ رکھ کے دَسدے
پُڑی ایہجی دیندے ، مرض آپ نَسدے

دوائی بھی کولو بنڑا کے اوہ دیندے
مریض آپڑیں نیندری آپ سیندے
مڑی گل تے گن رہئ ،تُو ٹھل مَٹھ کی کردیں
کِھڑا کوئی جائی سی ہلدیں تے مَردیں

(سکندر آخدے)

تڑی گل شطانا دی آندر اے بُڈھیے
تڑے نال بھی کوئی باندر اے بڈھیے
مُکا گل ، جلاں میں حلیمہ کو کِہن کے
تُو بہہ اپڑیں لُمّی سَکیما کو کِہن کے
مُکو دیہہ مِڑی بیت ، لُوئی بھی کہن آ
پَھلور اپڑیں گتّھی تے شیشی بھی کہن آ

(حلیمہ دی ما آخدی اے)

کِھڑا تُد خزانہ مڑے کول رہئیے
کدے کجھ بھی رہئیے تے فِر بول ، رہئیے
مڑی ہر گلا کو تُو گپ کی سمجھدیں
مکو تُو خزانے دا سَپ کی سمجھدیں

تڑے کول ڈوگی اے ، پیسے ، گراں اے
مڑے کول کے اے ، خدا دا ای ناں اے
(حلیمہ دی ماںفر اپڑیں گتھی سی کجھ پیسے کہڈ کے سکندر کو دیندی اے تے آخدی اے)
تُو پَجّے دا پَہانڈیں ، نہ سِر اے نہ پَیندے
تکو اوکھا وَیلا کدوں یاد رہندے
مڑے سِر دا صدقہ ای ہر ویلے کھاندیں
پتہ نینھ تُو پیسہ کِہڑی جائی لاندیں
(سکندر اپڑیں تریمتی کولو پیسے کہندے تے حلیمہ کو نال کہن کے حکیما کول جلدے۔ حکیم حلیمہ کو دیکھدے، دوائی دیندے تے آخدے)
صبح شام دَو ٹَیم کِہن کے مَلائی
بلا ناغہ کھانڑیں اے ہفتہ دوائی
دوائی اُتو ٹھنڈا پانڑیں نہ پیوے
حلاں کے عمر اے تَماشاں دا دیوے
کبوتر دا گوشت بھی اکسیر ہوندے
مرض نچ شفا دی ایہہ تدبیر ہوندے

صبح دُدھ بہ تھوڑی جئی مامیخ باہوے
تے راتی دے ویلے رَتن جوگ کھاوے
نہ چَربی دلا تے نہ جُثّے بہ دانڑیں
افاقہ نہ ہووے تے فِر کِہن کے آنڑیں
کِہڑی ایہجی آہسی سُخلّی حلیمہ
پُڑی ہِک بھی کھادی نہ چَہلّی حلیمہ
مَرَض کوئی ہوندا تے دارو بھی کھاندی
اوہ آپ اپڑیں زخماں تے کے لُونڑ باہندی
دوائی محبّت دے پَھٹ تے نینھ پَہردی
دِلا دے نَجوڑا کو بَل تے نینھ کردی
کسی کو اوہ حال اپڑاں دَس بھی نینھ ہکدی
خوشی کوئی قسمت سی کُھس بھی نینھ ہکدی
فرَق اُسدی حالت بہ پیندا ذرا نینھ
کوئی اُس کو سَوٹھا بھی دیندا ذرا نینھ
سکندر سی ہوندا نینھ کُجھ ہور چارہ
حکیما کو گُھڑ گُھڑ کے دَسدے بچارا

گزردی اے اتھجی گُڑی تے قیامت
نینھ دیخ ہلدی ما بھی حلیمہ دی حالت
اوہ خوابا بچ ہِک راتی کے تاڑدی اے
حلیمہ تَوَیذاں دی گھنڈ ساڑدی اے
نمازا دے ویلے جدوں جاگدی اے
سکندر کو جُل کے اوہ ایہہ آخدی اے
حلیمہ تے سُک سُک کے ہو گئی اے تِیلا
کسی ویلے رنگ اسدا پے جلدے پِیلا
مُکو ڈر اے ایہہ لَمّی لَے ای نہ ہووے
گُڑی نال باہرا دی شے ای نہ ہووے
جِہڑی جائی بَلدی اے اَگ ، میں اوہ جا آں
میں ہِک سیت راتی نہ سیندی ، میں ما آں
تُڑا کے اے ہر ویلے چِلماں تُو چِھکدیں
جدوں گھنگ نینھ ٹِکدی ، تُوتاں جُل کے ٹِکدیں
دہاڑی کُرے ٹِک کے بھنڑاں نہ دیندا
مُکو ساری راتی تُو سینڑاں نہ دیندا

تُو راتی بھی اُٹھ اُٹھ کے بہندیں بلائیے
تُو کھنگدیں تے کھگندا ای رہندیں بلائیے
چَل اُٹھ پیہج لعنت دوا دی پُڑی تے
کُجھ آندے تے جُل پڑھ کے پُھوک اِس کُڑی تے
حکیما سی کُجھ بھی کُڑی دا نہ بنڑیاں
مَلانڑیں سی جُل کے تَوَیذ آنڑ جنڑیاں
(اَ گو سکندر جواب دیندے)
گنہاڑے گلاں دا پُنڈکرہ لَدے دے
تُد ہر ویلے سِر تے گساوَہ بَدھے دے
دِہاڑی تُو کَم کاج کجھ بھی نہ کردِی
تُو بُڑھیئے خدا سی ذرا بھی نہ ڈردِی
جَسُوسی دا کھولے دا تُد ہِک سکول اے
تڑے نال گل کرڑاں بھی بے فضول اے
تُو بولیں تے کوئی بھی چُوں چاں نینھ کردا
بَنیرے تے فِر کاگ کاں کاں نینھ کردا
بنڑاں بچ ہوا نالو پھیلی دئییں تُو
گراں بچ وبا نالو پھیلی دئییں تُو

کُڑک کُکڑی نالو تُو کُڑ کُڑ ای کرسِیں
خدا کولو ڈَر ، تُو کدے بھی نہ مرسِیں؟
تُڑے شَر سی بَچیا نینھ کوئی گراں نِچ
تُو ہونڑ اپڑیں کھوتی کو بَہن جُل کے چھاں نِچ
(ادھر حلیمہ تے شہ گندل دونڑیاں بیٹھی دئین، شہ گندل آخدی اے)
دلا کو مرض کیہجی لائی دی اے تُد
حلیمہ کے حالت بنڑائی دی اے تُد
غمّاں دے پَہاڑا پِچھے لُک ای جُلسِیں
سَمال اپڑیں دل کو ، کُرے مُک ای جلسیں
گلے باہ کدی تُد مصیبت حلیمہ
کوئی شے نینھ ہوندی محبّت حلیمہ
محبّت مصیبت ، محبّت بلا اے
محبّت اے ہِک پُھل ، محبّت سزا اے
محبّت جوانی دا پہلا قصور اے
محبّت لَوَنیاں دے دل دا فتور اے

محبّت تے کُجھ نینھ ، دِہاڑی دا خواب اے
محبّت دی پینگا دا لِہارا عذاب اے
ایہہ چَھلّے کسی سنڑ بھی نینھ دیتے ہسدے
محبّت دے اجڑے کدے بھی نینھ بسدے
محبّت ای گنگلے کئی خان کیتے
محبّت ای گہر کتنے ویران کیتے
محبّت ای پَتّے جَڑوں اُچّے بُوٹے
مجال اے جے روگی کدے اکھ بھی نُوٹے
نہ کر اعتبار اس محبّت دا کُڑئیے
گلا گُھپ کے رہئے اس مصیبت دا کُڑئیے
(حلیمہ دُور اَگے خلا پچ خالی خالی نظراں نال
دیکھدی اے تے آخدی اے)
محبّت مُصلّے دی بَرفا دِی لَو اے
شہ گندل ! محبّت نہ ہاڑ اے نہ پوہ اے
محبّت خوبانی دے بُوٹے دا پھل اے
محبّت کسی لُگّی بانڈی دا تُل اے

محبّت کسی اُچّی ماہلی دا راہ اے
محبّت ترَیڑا بہ نَہاتے دا کہاہ اے
محبّت اے راہ والی کُھوئی دا پانڑیں
محبّت اے سَریاں دے تَیلا دی گھانڑیں
محبّت جیاں رُت اے جُلدی خزاں دی
محبّت جیاں چَانڑیں شَوگراں دی
محبّت چڑھے دے سیالے دی تُہپ اے
محبّت نہ ہووے تے فِر نیہرا گُھپ اے
محبّت اکھوڑی دے بُوٹے دی چھاں اے
محبّت اے کہار اپڑاں ، اپڑاں گراں اے
محبّت فقیراں دے دل دی دعا اے
خدا اے محبّت ، محبّت خدا اے

(ادھِر حلیمہ منشی دی جدائی بچ دہاڑی راتی تڑپدی اے تے اُدھر گراں بچ منشی دے خلاف ہک اَگ جئی لگی دی ہوندی۔ بنڑاں دے کُجھ لوک منشی دی حلیمہ نال محبّت کو گراں دی عزت دے خلاف ہک

سازش سمجھدئین تے طراں طراں دیاں گلاں کردئین۔
اسی دوران بچ منشی پنجاب سی مڑ آندے۔اوہ حلیمہ
اسدے مُچ سارے تحفے تحائف کہن کے آندے
تے نال ای حسن گل اَسدے بھی کپڑیاں دا جوڑا
آنڑدے ورے حسن گل دیاں گلاں سنڑ کے اوہ
پریشان ہوجلدے۔اپڑیں ڈیرے تے آ کے اوہ
خدانال گلاں کردے تے آخدے)

گراں سارا منشی دا یَیری اے ربّا
ایہہ منشی تے مِٹّی دی ٹَیہری اے ربّا
کوئی اپڑاں دِسدا نینھ سارے گراں بچ
مکو دَس کہ بیہواں میں ہنڑ کسدی چھاں بچ
حلیمہ دا غم مار چُھڑسی خدایا
پَکھیرُو آں میں ، ایہہ گراں اے پرایا
ایہہ زِمّی پرائی ، ہوا اے پرائی
اُتو لوکاں دوزخ دی اَگ اے پَچَائی
مسافر دی لَج رہخ تُو لَج پال ایں ربّا
حلیمہ تے لائیں نہ تُو داغ دھبّا

(اسی راتی مُصلّے تے سیالے دی پہلی برف پیندی اے۔موسم خاصا ٹھنڈا ہوجلدے۔منشی اپڑیں خدا نال گلاں کردا کردا سے جلدے۔راتی دا کوئی ٹیم اے۔ بوہے تے کوئی زِنّگا نکّا ٹھک ٹھک کردے۔منشی جاگ جلدے،بُوہا کھولدے تے سامڑیں حلیمہ ہوندی اے۔اوہ سوچدے میں کوئی خواب دیخداں۔حلیمہ اس کوآخدی اے)

برف پے گئی اے اَج مُصلّے تے منشی
چُھری اے حلیمہ دے گلے تے منشی
بڑا سخت سِی اے تے ٹھنڈی ہوا اے
مڑے کول کُجھ نینھ بس اپڑیں وفا اے
وچھوڑے دی اَگ بچ سڑی آں مہینہ
تندور ہو گئیے دیخ سڑ کے ایہہ سینہ
مخالف اساں دونڑیاں دا گراں اے
مڑے سِر تے اپڑیں محبّت دی چھاں اے
نہ سِر کوئی کِہنسی نہ ساہ کوئی گہڈسی
تُو دیخیں خدا آپ راہ کوئی گہڈسی

نہ ڈرڑاں دی لوڑ اے ، نہ چَھکڑاں دی لَوڑ اے
ایہہ اَگ کے گرایاں کو پَھکڑاں دی لَوڑ اے
(حلیمہ ٹھنڈا نال کمدی اے، منشی اس کو اپڑیں گھٹا تے
بٹھیال کے اس تے لحیف باہندے تے آخدے)
مُکو یاد رہسی ایہہ رات ایہہ دِہاڑا
دِلا بچ ذرا ساہ نینھ ، دُخدے گنہاڑا
غَماں دی پُنڈکری مڑے سِر توں لاہڑی
ایہہ جنت کسی سنڑ نینھ دنیا بہ تاڑی
میں اِس حال بچ کے پتے کل نہ ہوواں
کُرے میں خوشی نال پاگل نہ ہوواں
کلیجے بہ سوئیاں ہوا مار دی اے
ایہہ ٹھنڈ تے مڑی ہڈّیاں ٹھار دی اے
اُتو خوف اے لَوکاں دا ، دل نِکّا ہوندے
میں ہَتھ بھی کدے لاواں ، گُڑ پھکّا ہوندے
ورے فر کُرے بہہ کے کرساں ایہہ گلاں
میں اَج کی نکمّاں کلیجے کو سَلاں

ایہہ کپڑے ، انگوٹھی ، پراندی تے بالی
ایہہ خوشبو ، ایہہ شیشہ تے ہونٹاں دی لالی
ایہہ منہدی ، ایہہ سرمہ ، ایہہ پنجہ ، ایہہ چھاپاں
تڑے کیتے کہن کے میں پِنڈی سی آیاں

(منشی ساریاں چیزاں حلیمہ اَگے رہندے۔اوہ انہاں چیزاں کو بڑے شوق نال دیکھدی اے تے آکھدی اے)

مڑے کھول مونڈھے تے بال آ کے منشی
تُو آپ ای انگوٹھی لَوال آ کے منشی
تے ہونٹاں تے لالی بھی لا تھوڑی آ کے
ذرا دیکھ کنّاں بہ بالی بھی باہ کے

(حلیمہ، منشی کو اپڑیں کول ٹا کدی اے ۔دونڑیں ہک جائی لُک کے بیٹھ جلدئین۔باہر نیہرا جنگل دیاں بُوٹیاں نال ٹکراں ماردے،ٹھنڈی بر فیلی ہوا شور کر دی اے،ورے اندر دا موسم نسا پیاں بدل جلدے۔)

---☆---

(دیگری دی نماز پڑھ کے مولوی سخاوت، سکندر کو ہِک ٹھائے کہن جُلدے تے آخدے)

ایہہ گل کُوڑ ہووے، مڑی ایہہ دعا اے
بَنڑاں بِچ چِلّی دی ورے ہِک ہوا اے
خدا کولو ڈرداں ، خدا کولو ڈرساں
سکندر میں کِس کِس دا منہ بند کرساں
تُڑی نینھ ، حلیمہ مڑی بھی تے تِہی اے
ورے پُچھ تے سی جُل کے کے آخدی اے
مِڑی اَدّھی گل دا تُو پُورا اثر کہن
تُو نیک آدمی ایں ، کُہرا دی خبر کہن

(مولوی سخاوت ایہہ آخ کے چُپ ہوجلدے، سکندر دا تے دل ای ڈُب جلدے، اوہ کوئی گل ای نینھ کر ہکدا۔ سِر سَٹ کے کہار مڑ آندے، حلیمہ تے ہِک نظر باہندے تے اَندروٹھے بِچ جُل کے کھٹا تے لَمّا ہوجلدے۔ اوہ اَگ جڑی حلاں تک باہر ای لگی دی آہسی ہونڑ اُسدا سَیک سکندر تک بھی پُہچدے۔ حلیمہ دی ما اندروٹھے بِچ آندی اے تے سکندر کو آخدی اے)

جیاں کوئی عُمراں دا بیمار پئے دیں
تڑہنگے بہ ہو کے تُو مَردار پئے دیں
کہرا بچ نینھ بَالنڑ ، سیالا سرے تے
مکو دیخ پئے دے کے پالہ سرے تے
کہرا دے نکمیاں کماں نال جنڑیاں
بُڈھی ہو گئیاں میں غماں نال جنڑیاں
کہرا دا تے باہرا دا کم بھی کراں میں
اُتو اپڑیں کُڑیاں دا غم بھی کراں میں
تکو بھی سَمالاں ، گراں بھی رَہخاں میں
مَرے دے بزرگاں داناں بھی رہخاں میں
کدے سوہنڑی خَوای کریں تے میں آخاں
تُو لگھ پَہنھ کے دَوای کریں تے میں آخاں
(سکندر پہلیاں ای مُچ پریشان ہوندے اُتو تریمتی دیاں
گلاں سنڑ کے اُس کو غصہ بھی آجلدے تے اوہ آخدے)
سَمَال اپڑیں کول اپڑیں خوئی دے قِصّے
میں اَگ لاواں کر کے تڑے چار حصے

تریمَت تے نہ تُو عذاب ایں خدا دا
تُڑے سی کارآمد اے بٹّا ای راہ دا
تُکو کُجھ پتے کے حلیمہ دا حال اے
گراں والیاں دا کجھ ہور ای خیال اے
حلیمہ نینھ بیمار گل ای کجھ ہور اے
پتہ کر ناں جُل کے کہڑی اوہ پشور اے

(سکندر اپڑیں تریمتی کو ساری گل دَسدے۔ گل سنڑ کے اوہ بھی پریشان ہو جلدی اے تے باہر آ کے حلیمہ کو آخدی اے)

کدوں سی گُڑا دی دکان ہو گئیں تُو
حلیمہ میں سُنڑیئے جوان ہو گئیں تُو
گناں دی ایہہ بالی بھی کجھ آخدی اے
تے ہونٹاں دی لالی بھی کجھ آخدی اے
ایہہ کے گل اے، کے قہر چائے دے کُڑیئے
قسم کھا کے دَس کے بنڑائے دے کُڑیئے

(حلیمہ ماؤ دی گل سنڑ کے کُجھ نینھ بولدی تے اسدی ما آخدی اے)

تُڑا پے اے بیمار ، میں بھی نَجوڑ آں
کِہڑی جائی جُل کے میں دُکھاپڑیں چھوڑاں
فرشتہ نینھ اِس ٹھائے مَوتُو دا آندا
مڑے تے کوئی آ کے مِتّی نینھ باہندا
تُڑی ما گنہگار اے ، مُچ تاولی اے
تُڑا پے حلیمہ خدا دا وَلی اے
کسی دا کدے بھی نینھ دل اُس دُکھایا
گراں بچ کسی دا نینھ حق اُس دَبایا
کدے اُچی گل نینھ مِڑے نال کیتی
عُمَر اُس گزاری اے بہہ کے مَسیتِی
تڑے تے خوشی دا کدے پھُل نہ کھِلسی
تُو دُکھ اُس کو دیسیں ، تکو سُکھ نہ مِلسی
اوہ کے آخے ماؤ کو اَگ کی آں پکھدی
حلیمہ دُکھا نال بول ای نینھ ہَگدی
تَرَس اُس کو ماؤ دی حالت تے آندے
ورے دل کہانڑیں گُجھ ہور ای سُنڑادے

اوہ کے دیندی ماؤ کو اپڑیں صفائی
محبّت کی پیہنگ آنڑ داکھا تے باہئی
دلا بچ فر ہک وہم سر اپڑاں چاندے
خیال اُس کو لالے سکندر دا آندے
کہرو باہر لالہ قدم بھی نینھ تہردا
مِڑا پے مڑے نال گل بھی نینھ کردا
گزردی اے اس دے دلا تے پتہ کے
کوئی ہور لیکھا نہ لاوے مِڑا پے
ہکی ٹہائے ماپے تے سارا گراں اے
دوئے ٹہائے پہلی محبّت دی چھاں اے
ضیا نال لوکاں دا پیہڑا سلوک اے
مڑا تے اوہ شہزادہ سیف الملوک اے
پچھاں مُڑ کے جُلڑاں دا راہ نینھ خدایا
مڑے بچ ذرا ہونڑ ساہ نینھ خدایا
کدے روندی اے اپڑیں انگلی کو کپ کے
کدے روندی اے جاضرورا بہ چھپ کے

(ہک دہاڑے منشی مزوراں کو دَس کے کٹائی دا کم دیکھڑاں اسدے درشی دے بنڑاں کولوائے تے مُصلّے تے بنڑے دے بنگلے دُر جلدا رہندے۔اسی دہاڑے نماشاں کو گراں دے کُجھ نوجوان ننڈے منشی دے ڈیرے تے جُل پہچدئین تے مزوراں کولو منشی دا اتا پتہ پچھدئین۔مزور سمجھ جلدئین کہ کُجھ گڑبڑاے۔اوہ انہاں ننڈیاں کو ٹال چھڑدئین۔ایہہ ساریاں خبراں زلیخاں تک بھی پہچدئین،اوہ ہک راتی حلیمہ کو آخدی اے)

اساں دونڑیاں دا پرہا کوئی ہوندا
گرایاں دے دل بچ تَراہ کوئی ہوندا
پرہا ای تے پیہنڑاں دِی لَج پالدے نیں
پرہا ای تے برفا دے چھنج گالدے نیں
گرائیں نہ بَدھ بَدھ کے کردے ایہہ گلاں
تے نہ اَسدے لالے دی پَگ ہوندی تلّاں
کلیجہ نہ ماؤ دا انگار ہوندا
نہ لالہ غریب اِسراں بیمار ہوندا

خدا جانڑیں کے بنڑسی منشی دا پیہنڑیں
کدوں تک اوہ سہسی گرایاں دے مہنڑیں
(حلیمہ کُجھ جواب نینھ دیندی۔ دونڑیاں پیہنڑاں کُجھ سوچدیاں سوچدیاں سے جلدئین۔ صبح حلیمہ، زلیخاں کو آخدی اے کہ راتی میں ہِک بڑا ڈراؤنا خواب ڈِٹھئیے۔ فر اوہ زلیخاں کو اپڑاں خواب سنڑادی اے تے آخدی اے)
مصلّیٰ جیاں غار اے، ٹیہٹھی دیاں میں
مُصلّے دی برفا تے بیٹھی دیاں میں
اَگا دی پُنڈ کری اے سِر تے تَہری دی
کوئی آخدے ایہہ کُڑی اے مَری دی
میں ایہہ سوچدی آں کہ انسان ہوسی
مصلّیٰ کدوں اتنا ویران ہوسی
مڑے بچ تے ساہ نینھ کہ اُٹھ کے میں دیخاں
میں جائی سی اُٹھ ای نہ ہَگدی زلیخاں
کوئی آخدے فِر، بَلا ہونڑ آسی
بلا ہونڑ آسی، تکُو آ کے کھاسی

جوان ہک ہَرَن آ کے بہندے مڑے کول
ورے اوہ بھی کُجھ سیت ای رہندے مڑے کول
اُتو دیخدی آں میں آندے حسن گل
انگاراں دے ہار آ کے باہندے حسن گل
مڑے اَگے سَپ تے پچھے آہسی کھائی
زلیخاں مکو راتی نیندر نینھ آئی

(زلیخاں اس کو دلاسہ دیندی اے ورے دلا نچ آپ بھی پریشان ہوجلدی اے۔اُدھر حلیمہ دا چاچا قلندر، حسن گل دے کہار جلدے تے اس کو آخدے)

اَگی دے پَساڑے تے لَمّا نہ پَیوے
تُو منشی کو آخ ایہہ گراں چھوڑ دیوے
کُجھ ہویا تے آپ ای ذمہ دار ہوسی
بنڑاں نچ تے کوئی نہ منشی کو روسی
کی اپڑیں ای قبرا کو لَت ماردے اوہ
اَسی آں گرائیں ، جنڑا باہر دے اوہ

(حسن گل نال ایہہ گلاں کر کے قلندر ہک عرصے بعد سکندر دے کہار آندے تے اپڑیں پرہاؤ کو آخدے)

حلیمہ مڑی تہی اے لالہ سکندر
کدے مار چھاتی مِڑے دل دے اندر
میں عزت تُڑی کی نہ کرساں پرہاوا
تڑے کہر دی عزت تے مرساں پرہاوا
میں اِس مالمے بچ کدے چُپ نہ رہساں
ہر ہک چنگی مندی کومل کے ای سہساں
ہتھیلی تے سِر رکھ کے میں باہر آیاں
میں سب کجھ پُہلا کے تڑے کہار آیاں
(سکندر اپڑیں پرہاوٗ کو گلے نال لاندے تے آخدے)
دِلا بچ مڑے پے گیئے ایہجا کھٹکا
سِرا تے نہ رَہندا میں ہونڑ اپڑاں پٹکا

(قلندر اس کو دلاسہ دیندے۔ دونڑیں بہہ کے دنیا جہان دیاں گلاں کردئین۔اُدھر حسن گل تھوڑے سنجیدہ تے تھوڑے گپ شپ دے انداز بچ منشی کو آخدے)

کہڑا کوئی دنیا بہ گُڑیاں دا کال اے
بنڑاں سی نکل جُل مڑا ایہہ خیال اے

اِتھے ہونڑ رہنڑاں نینھ خطرے سی خالی
تڑے کیتے ٹہونڈاں کوئی ہور مَاہلی

(حسن گل گلاں گلاں بچ منشی کو سمجھا چھڑ دے کہ بنڑاں بچ رہنڑاں اس اسدے ہونڑ اوکھا ہوسی۔حسن گل بھی اسی گپ شپ دے انداز بچ جواب دیندے)

مڑا سِر ای کہنسن ایہہ ظالم حسن گل
بنڑاساں میں دریا تے فر بھی ورے پُل
مڑے تَن تے رہوے نہ بے شک ایہہ پلّا
بنڑاں سی میں جُلڑاں نینھ مڑ کے اکہلا

(حسن گل گلاں گلاں بچ منشی کو آنڑاں والے خطرے دے بارے بچ دَسدے تے مشورہ دیندے کہ اس مالمے بچ ٹہل مَٹھ نہ کرے تے بنڑاں کو چھوڑ دیوے۔دوئے دہاڑے صبح صبح حسن گل کو ایہہ خبر پہچدی اے کہ فَرری کسی سنڑ منشی تے حملہ کر چھڑ ئیے۔اوہ فوراً منشی دے ڈیرے تے پہچدے تے دیکھدے کہ منشی سرا تے پٹیاں بدھی دئین۔اوہ منشی کولو سارا ماملہ پچھدے تے منشی آخدے)

رُزَانہ سویلے میں اُٹھداں حسن گل
نماز اپڑیں ڈَیرے تے پڑھداں حسن گل
کٹائی دا کم دیخداں پہلے جُل کے
ورے اَج میں جُل پہچیاں باں تے پُھل کے
اچانک ای سَوٹا مڑے سِر تے لگیا
بڑا درد ہویا ، بڑا خون بگیا
ترے چار ننڈے مڑے اُتے پے گئے
انیہرے بہ سنگیا مکو مار دے گئے
بچایا مکو مولوی صاب آ کے
نہ آندے تے تُو آنڑدا لاش چا کے
(حسن گل آخدے)
سرا دا ای پھٹ اے ، کدے مول جلسی
کوئی آ کے جُثّہ تڑا کھول جلسی
مڑی من تے چھوڑ ایہہ گراں ہونڑ منشی
بچاسی رُزانہ تکو کونڑ منشی

(حسن گل تے منشی دیاں گلاں سنڑ کے فرم دے دو چار منشی
دے قریبی جنڑے بھی آ جلدئین تے حسن گل کو آخدئین کہ
کسی طراں منشی کو گراں چھوڑ نا تے راضی کراں۔ مامله ہونڑ
بگڑ دا ای جلدے۔ اُدھر ایہہ خبر سارے بنڑاں نچ جنگل
دی اَگ دی طراں پھیل جلدی اے۔ حلیمہ ایہہ خبر سنڑ
کے پرانڑیں کھنڈر نچ اسی جائی تے جُل بیٹھدی اے جتھے
اوہ تے منشی اکٹھّے بیٹھدے ہوندے آہسے تے بڑے دکھ
نال قینچی گاندی اے۔)



قینچی

لگی قینچی دِل دِی تے دِل ڈَاہڈا تنگ اے
بنڑاں نچ چلی دی وچھوڑے دی چھنگ اے
لگی قینچی دل دی
کسی ہَور جائی جوان ہویا منشی
بنڑاں نچ لہو تے لہان ہویا منشی
لگی قینچی دل دی
حسن گل ای ہچھے کہ منشی دے نال اے
حلیمہ تکو منشی پھٹ کے دَسالے
لگی قینچی دل دی

دِلا کو چُھری نال ڈَنگے لوالے
میں منشی کو کیتا خدا دے حوالے
لگی قینچی دل دی
کسی دا گلہ کے میں کرساں خدایا
دُکھاں کو میں آپ ای گلے نال لایا
لگی قینچی دل دی
سِرا تے نہ چیڑا ، نہ بدلاں دی چھاں اے
پیہری دے مڑے اتھرواں نال باں اے
لگی قینچی دل دی



بڑا اِی پریشان آہسا سکندر
دلاسہ ورے کِسراں دیندا قلندر
قلندر دے دل بچ پکھم ڈاہڈا آہسا
پرہاوَ دی عزت دا غم ڈاہڈا آہسا
اُتو مولوی صاب سَچّے سُبھائے
حسن گُل کو نال آپڑیں کہن کے آئے

نہ کوئی مثال اُندی آہسی نہ ریساں
اُنہاں چھیڑی گل فر سُنڑا کے حدیثاں
حسن گُل سُنڑی مولوی صاب دی گل
فر ایہہ آخیا میں نہ کردا کوئی چَھل
نہ منشی عزیز اے نہ منشی شریک اے
حلیمہ وَرَے راہ نہ دیوے تے ٹھیک اے
(حسن گل دی گل سُنڑ کے قلندر آخدے)
تُسی دیخیو چُس نہ کرسی حلیمہ
کہروں باہر پیر ہُنڑ نہ تَہرسی حلیمہ

(فر اوہ ہِک فیصلہ کر دئین۔حلیمہ تے پہرا لگ جلدے کہ اوہ کہراسی باہر نہ نکلے۔اگلے دہاڑے حسن گل فر منشی دے ڈیرے تے آندے تے اس کو آخدے)

حلیمہ دا آندے سنیہا شہ گندل
کہنڑا ہو گئیے ہونڑ موتو دا جنگل
سنیہا مڑا کوئی منشی کو دیوے
کہ اوہ ہَونڑ اپڑیں دلا تے نہ رہوے

بنڑاں نچ ایہہ لوک اس کو جینڑاں نہ دیسن
اوہ پانڑیں بھی مَنگسی تے پینڑاں نہ دیسن
اِنہاں لوکاں ہونڑ ایہہ صلاح اے پکائی
کہ منشی کو مارو کسی لُگّی جائی
کوئی آخے مُنشی کو لَمَّا نہ پَیوَے
بس اوہ ہونڑ دَرشی دا بنڑ چھوڑ دیوے
ایہہ گَل سُنڑ کے مُنشی سُنڑ اوہ منہ بنڑایا
حسن گُل تے اُس کو یقین اِی نہ آیا
اُس ایہہ سوچیا ایہہ کہانڑیں کُجھ ہَور اے
حسن گُل دی اکھیاں بہ پانڑیں کُجھ ہَور اے
نہ سونے ، نہ چاندی ، نہ پیسے تے مرسی
کدَے بھی مِڑے نال تھوکھا نہ کرسی
دِلا کیہجی گَل سوچدیں تُو پلیتا
حسن گُل تے میں تے کدے شَک نینھ کیتا
حسن گُل دی گَل سُنڑ کے مُنشی تَڑپدے
ورے بولدا کُجھ نینھ ، کے آخ ہکدے

دِلا وچ خیالاں دا جالا اوہ بُنڑدے
تے نال ای ہَوا دے اوہ گوشے بھی سُنڑدے
کدے بھی اوہ ایہجا کوئی چَھل نینھ کردی
حلیمہ تے مر کے بھی ایہہ گل نینھ کردی
کَڑھی ہور ای پکدی اے کوئی گراں وچ
ورے بولدے کی حسن گُل دا ناں وچ
میں جس راہ تے ٹُرداں ، کُرے بھی نینھ جُلدا؟
مِڑے تے خُدایا نینھ ایہہ راز کُھلدا
اُس ایہہ سوچیا ہونڑ دیسی دلاسہ
حسن گل ورے کول اُسدے نہ آہسا
اِکھلا اوہ ڈیرے دے پَہارے وچ آہسا
حسن گل مَزوراں دے ٹَہارے وچ آہسا
مَزوراں وچ ہِک اُندا مَیٹ ہوندا آہسا
جنڑاں اوہ بڑا ڈاہڈا ٹَیٹ ہوندا آہسا
سَخی آہسا ناں ، آخدے آہسے کانڑاں
حسن گل کو لگیا جنڑا ں اوہ سیانڑاں

سخی دی ہِک اَکھ آہسی نِکیاں دی کانڑیں
حسن گل دَسی اُس کو ساری کہانڑیں
جنڑاں تے اوہ اُتلی الائی دا آہسا
ورے گم سَخی دا صفائی دا آہسا
سخی سُنڑ نہ اَنگلی پچھے دینھ چھپایا
اُس ایہہ آخیا ایہہ علاقے پرایا
خدائی نینھ انّہی ، مڑی اَکھ اے کانڑیں
میں پیتے ورے جائی جائی دا پانڑیں
حلیمہ دے نال آنڑ لائی ضیا سُنڑ
کہڑی جائی پیہنگ آنڑ باہئی ضیا سُنڑ
اوہ بنڑ چھوڑ دیوے کوئی ایہجا چھل کر
ضیا نال تُو ای حسن گُل ایہہ گل کر
جہڑی جائی خارش نینھ اوہ جا نہ کُھرکے
بنڑاں سی نہ جُلسی اوہ پیراں تے ٹُر کے
محبّت تے کے کَرسی ، جان ای گماندے
پتہ نینھ اوہ اگّی تے کی تیل باہندے

اِسی کیتے اُس نال میں گل نہ کردا
مڑی گل تے ظالم تے گن ای نینھ تہردا
میں میٹ آں ، مڑا اس کو کے ڈر پرہاوا
تُڑا تے اوہ سنگی اے کُجھ کر پرہاوا

۷

(سیالا اپڑیں عروج تے، ہر ٹھائے برف پئی دی اے، کٹائی دا کم بھی رُکے دے۔ منشی تے فرم دے لوک کٹی دی لکڑ پنجاب پیہجڑاں دے کماں تے لگے دئین۔ اُدھر گراں نچ منشی کو مارڑاں دی صلاحاں پکدئین۔ دس باراں نوجوان ننڈے آپا نچ بہہ کے گلاں کر دئین۔ ہک ننڈا آخدے)

زمانے بہ غیرت دا اُچّا مقام اے
اساں اُتّے ماواں دا دُدھ ای حرام اے
کسی دی بھی گل اَپڑیں دل تے نہ لاواں
بس اَج راتی منشی دا بِلگا مُکاواں

(دُوا ننڈا آخدے)

مزہ کے اے جینڑاں دا سِر سَٹ کے سنگیو
ایہہ فتنہ مُکاواں جڑوں پَٹ کے سنگیو
کِہناں اپڑیں سَوٹے، کُہاڑی بھی چاواں
چلو مِل کے منشی دا کم ای مُکاواں

(ہِک ہور ننڈا آخدے)

اَساں دِی جوانی تے حق اے گراں دا
حلیمہ کُڑی تے نینھ ، نک اے گراں دا
ایہہ دنیا نہ انجام منشی دا پُھلسی
کوئی ہونڑ کہار اپڑیں اُٹھ کے نہ جُلسی
غلاما اُتو اوہ خبر کہن کے آیا
کہ جس ساری محفل دے دِل کو ہلایا
اُس ایہہ آخیا بیہہ کے گپّاں نہ مارو
دُکھا نال رات ایہہ دُکھا دی گزارو
نہ رُس رُس کے بیہسی نہ گرسی لڑائی
کسی کو نہ کُجھ آخسی ہونڑ تائی

دِلاں نچ ای تائی دا ناں ہونڑ ہوسی
سِراں تے نہ تائی دی چھاں ہونڑ ہوسی
جُلاں اُٹھ کے کم کاج سارا سَمالاں
ایہہ رات آؤ تائی دے ناں تے گزاراں
اُنہاں اَپڑیں منصوبے سارے پُلہائے
اُتھو اُٹھ کے اوہ تائی دے کہار آئے
اَگے دیکھیا تے گراں سارا آہسا
ضعیف آہسی ، تائی دا ناں پَہارا آہسا
کوئی اَگّے پچھّے نہ تائی دے آہسا
چُفیرے گراں چارپائی دے آہسا
اوہ کُڑیاں دے بَینڑ آہسے ،اوہ زاری آہسی
گراں تے اداسی جئی ہِک طاری آہسی
جنڑے سارے حُجرے نہ بیٹھے دے آہسے
دُکھا نال سِر اُندے ٹیہٹھے دے آہسے
کوئی بھی نہ کہار اپڑیں آہسا گراں نچ
خدا دا ای ناں آہسا سارے کہراں نچ

صبح اُٹھ کے منشی بھی حجرے چ آیا
غلامے سُنڑ آ کے نقارہ بجایا
جنازے دی کھٹ چا کے آندی جواناں
چھوہارے بنڈَے آپ امداد خانا
اَگے کھلتے فِر مولوی صاب آ کے
بَنیرے تے رَہنّی اُنہاں بَیت چا کے
فِر ایہہ آخیا نِیت حاضر کرو جی
جوان اپڑیں ٹُپیاں سِرا تے تَہرو جی
خدا تُسدے سارے گناہ آپ تَہوسی
جے سِر ننگا ہَویا نماز ای نہ ہَوسی
رَہنو اپڑیں بُوٹاں کوٹَہائے تے چا کے
کھلَو پیرو بَہانڑیں نمازا چ آ کے
قطار ایہجی سِدّھی ہووے جیاں تیر اے
ایہہ سمجھو کے اَگّے لگّی دِی لکیر اے
طریقہ سنو کُجھ نمازا دا سارے
گناہ اَپڑیں گردے او کی روز پَہارے
☆۔۔۔۔☆۔۔۔۔☆۔۔۔۔☆

زلیخاں کو ما آخدی اے، زلیخاں!
نہ اُچیاں نماشاں کو تُو سَے زلیخاں
رَسَم اے، اَسی پانہویں جیساں کہ مرساں
وَرَے تائی دے کہار جگراتا کرساں
جَمَع سارے ہَوسن کہ ایہہ کوڑی رات اے
ہمیشہ تے کُڑیو خدا دی ای ذات اے
ذرا سَیت جُل کے اُتھے ہونڑ بہسو
تے فِر دَونڑیاں مُڑ کے کہار اپڑیں رِہسو
خیال اَپڑیں پینہڑُوں دا رَہنڑیں زلیخاں
صبح کہار مُڑ کے کُجھ ہَور ای نہ دیخاں
اُتھو کہن کے نال اپڑیں لالے کو آنڑیں
گراں بِچ تے بس تُسدا لالا سیانڑیں
کُرے رات چلماں نہ چِکھ کے گزارے
کُرے نال اپڑیں اَساں کو نہ مارے
☆☆☆
جدوں مُڑ کے کہار اپڑیں کُفتاں کو آئیاں
لَمَا پے گیاں کہن کے پیہنڑاں رضائیاں

سکندر ای چھپ کیتا بُوہا فِر آ کے
اوہ کہن آیا گھٹ اپڑیں پہارے بہ چا کے
سکندر کو راتی دا جِگراتا آہسا
اوہ سُتّا تے فِر اُس پَرِتیا نہ پاسا
بَلی ایہجی دیوے دِی لَو بچ اداسی
حلیمہ دِی اَکھیاں بہ نیندر نہ آہسی
زلیخاں رضائی دا کونہ ہَٹا کے
حلیمہ تے باہی نظر ہِک چھپا کے
حلیمہ دا سِر اُسدے جَنواں تے آہسا
اُس ایہہ سوچیا اُٹھ کے دیواں دلاسہ
اُٹھی، پہلے اپڑیں اُچھاڑا تے ٹیہٹھی
فر آئی، حلیمہ دے کول آ کے بیٹھی
زلیخاں سُنڑ اُس تے بڑا زور با ہیا
حلیمہ نہ سِر اپڑاں جَنواں سی چایا
حلیمہ جدوں گھول کے درد پیتا
زلیخاں بھی ساڑا اوہ محسوس کیتا

حلیمہ دے زخماں کو ہَتھ کونڑ لاندا
اُٹھی اوہ کٹورے بہ پانڑیں اُس آندا
بَس ہِک سَیت جنواں سی سِر اپڑاں چاپا
وَرَے اُس کٹورے کو ہتھ ای نہ لایا
حویلی اَگے پِہلیاں پَہونکے کُتّے
فِر آئی ہِک آواز کھڑکی دے پِچّھے
جیاں کوئی ٹُردا نینھ، جائی تے ہلدے
جیاں کوئی کھڑکی دے کول آکے کھلدے
فِر آواز نِکّی جی مُنشی دی آئی
ایہہ میں آں حلیمہ ! لَوَنّا ،سُدائی
مکو اپڑیں پیراں بہ تھوڑی جی جا دیہہ
اگر جا نہ دیندی تے فِر زہر چا دیہہ
حلیمہ نینھ فِر دیکھیا سی اے، رات اے
نہ ایہہ دیکھیا باہر لالا سُتے دے
زلیخاں دے اُتّو چھلانگ اتھجی ماری
جیاں کوئی گردے ہَوا تے سواری

پُچھو پِھر کے منشی بھی بوہے تک آیا
گلے مل گیا سائے دے نال سایہ
اُتے چودھویں دے چناں دا پتاسہ
تلے اوہ کہ جندا اُچھاڑ ہک ای آہسا
زلیخاں بھی اَپڑیں رضائی ہٹائی
پچھو اوہ بھی دوڑی تے بوہے تک آئی
نظر چودھویں دے چَناں سی بچا کے
اوہ دو آہسے،اُس دیکھیا باہر آ کے
وَرَے دو بھی ایہجے کہ اوہ دو نہ آہسے
اُنہاں دی ای لَو دیخی اُس چار پاسے
خوش آئی بنڑاں دی اُداسی اُنہاں کو
سیالے دی پروا نہ آہسی اُنہاں کو
زلیخاں کُھری اپڑَیں پیراں دِی پھیری
تہکَیلی اُس اَندرا کو شَرما دِی ٹیہری
دِلا بچ خیال آیا فر مُڑ کے دیخاں
وَرَے مُڑ کے فر دیکھیا نینھ زلیخاں

دلا وچ دعاواں دے اُس دیوے بالے
اَگی دے ایہہ پُولے خدا دے حوالے
اُدھر باہر کُجھ ہور ای حالات آہسے
کہ پَہرسے بہ نہاتے دے جذبات آہسے
نہ سی تے نہ اوہ کالی رات آہسی باقی
نہ گِدڑاں تے کُتیاں دی گھات آہسی باقی
کُرے دُور دریا دا شُونکار آہسا
گراں دا گراں تائی دے کہار آہسا
بَرَف چُپ دی چادر بہ لپٹی دی آہسی
حلیمہ ، ضیا نال چمٹی دی آہسی
حلیمہ فِر ایہہ آخیا کوئی گل کر
خوشی نال اپڑیں مریضا دا دل پَہر
ایہہ گل سُنڑ کے منشی کو کجھ ہوش آیا
محبّت سنڑ اپڑاں ہنر آزمایا
ضیا دی تے جنت ای غیراں وچ آہسی
خدائی حلیمہ دے پیراں وچ آہسی

ضیا آخیا کے خیال اے حلیمہ
مڑا تے بس ہک ای سوال اے حلیمہ
کوئی پوڑھی لا کے چناں تے نینھ چڑھیا
کسی سُنڑ پہاڑاں کو چا کے نینھ کھڑیا
تکُو بارہ مولے ورے نال کھڑساں
مڑے ہتھ بہ ہتھ دیہہ، چناں تے میں چڑھساں
پتہ کے فِر ایہجا زمانہ نہ آوے
فِر ایہجی کوئی رات تھیاوے نہ تھیاوے
مڑے نال گل اَج مُکا تُو حلیمہ
کدے بھی نہ ہوسیں جدا تُو حلیمہ
حلیمہ بس ایہہ آخیا کے گراں میں
توَان اِس محبّت دا کسراں پہراں میں
ذرا بھی مکو اَپڑیں پَروَا نینھ مُنشی
کُڑی آں میں، کُڑیاں دی کجھ جانینھ مُنشی
ایہہ سارا مڑے اپڑیں متھّے دا پھیرا اے
تُڑے نال سارے گرائیاں دا بیرا اے

گرائیاں سی بچسیں تُو اَج کر ایہہ وعدہ
خیال اَپڑاں رَہخسیں تُو اَج کر ایہہ وعدہ
---------☆---------
دُکھا نچ دِہاڑے ترِے چار لنگھے
جیاں مَر جُلے کوئی پانڑیں نہ منگے
اکھٹے فِر ہوئے محبّت دے بَیری
فر آ کے اوہ بیٹھے اَگی دے چُفیری
محبّت دی دُشمنڑ کہانڑیں نگوڑی
جتھے چھوڑی آہسی ،اُسی جائیو جوڑی
کوئی گل نہ پُچّھے کو چھوڑی گرائیاں
جواناں قرآنا تے فِر قسماں چائیاں
کسی سنڑ بھی صَبرا دی ہک گُھٹ نہ پیتی
قسم کھا کے فر دُشمنڑیں تازہ کیتی
غلاما بھی اُس جائی بیٹھے دا آہسا
ورے سِر غلامے دا ٹیہٹھے دا آہسا
دِلا نچ غلامے دے طوفان آہسا
غلاما بڑا ای پشیمان آہسا

اوہ پہلے ذرا گول بوہے دے ٹُھکیا
غلاما فر اُس جائیو چُپ کر کے اُٹھیا
اُٹھو اُٹھ کے منشی دے ڈیرے تے آیا
تے منشی کو آنڑ اُس دِلا نال لایا
اُس ایہہ آخیا دیخ منشی پرہاوا
قسم اے خدا دی نہ کردا دِخاوا
پَہخائی میں اَگ ، زہر پیتے پرہاوا
غلامے بڑا ظلم کیتے پرہاوا
جڑی اَگ میں لائی گراں بچ نہ بَڑسی
میں ایہہ سوچیا بس چَلوتَھر ای سَڑسی
گلاں کر کے لاندا رہئیاں خوب چسکے
خفا کیتے اپڑیں خدا کو میں ہَس کے
گناہواں دا سِر تے پُنڈ کرہ لدے دے
پشیمان آں میں ، ہونڑ فتنہ بدھے دے
پرونڑ آں میں سنگیا ، میں پَچھے دا بَوکاں
میں مَن داں کہ منشی میں ٹہڈّا دا لو ہکاں

قسم اے میں اپڑیں صفائی نہ دیندا
جے اَج رات لنگدِی تے کجھ بھی نہ رہندا
تڑے تے گراں والے کرسن چڑھائی
بَس آندے ای ہَوسِن پَرہاوا قصائی
(اس کولو پہلیاں کہ منشی کجھ جواب دیندا، ڈیرے دا بوہا بڑے زور نال کُھلدے تے حسن گل اندر آندے، اوہ آخدے)
جے ہونڑ اپڑیں جائی تے بہسیں تُو منشی
صبح تک سلامت نہ رہسیں تُو منشی
تڑے سنگی ساتھی سبھی ہار جُلسِن
بنڑاں والے آسن ، تکُو مار جُلسِن
گراں چھوڑ دیڑاں دی ہامی تُو پہرسیں
قسم اے حلیمہ دی نہ تُو نہ کرسیں
(منشی آخدے)
کلیجے بہ سُوَّا مڑے تار چُھڑیا
حلیمہ دی دے کے قسم مار چھڑیا
حلیمہ دے پچھّے میں رو رو کے مرساں
تُسِی دیکھئیو رل برل ہو کے مرساں

حلیمہ دی پُولاں سِرا تے میں چاواں
اِتھی رہواں کجھ بھی نہ پَہانویں گُماواں
ایہہ تُھپ چھوڑ دیواں؟ ایہہ چھاں چھوڑ دیواں؟
میں مُوتُو سی ڈَر کے گراں چھوڑ دیواں؟
ہمیشہ کِہڑا کوئی جینڑاں دا شوق اے
مکو تے بس ایہہ زہر پینڑاں دا شوق اے
حلاں اگلی گل اُسدے مُنہواں بچ آہسی
کہ آواز باہروں زلیخاں دی آئی
ہر ہِک چِنگی مَندِی گلا کو پُھلایا
زلیخاں دَر اوہ دوڑ کے باہر آیا

(زلیخاں منشی کو آخدی اے)

بَرَف پئی دی اے، سی اے، رات اے اَنیہرِی
میں اِس ٹَیم گھر سی کدے بھی نہ نکلی
حلیمہ قسم دے کے اَج پُچھیاں میں
لَڑَز گھڑ کے منشی اتھے پُہچیاں میں
گَہرَاں بچ ترُٹی تے حلیمہ دِی گل اے
بَنڑاں بچ بَنڑے دا ایہہ کے یَل غدَل اے

حلیمہ کو دَسےئے کسی کہار آ کے
صبح آنڑ ِسن لاش منشی دی چا کے
وَخت پے گیئیے ایہجا،دل ای اُچاٹ اے
کوئی گل نینھ کر دِی بَس ہِک تڑفلاٹ اے
سُنیہا نینھ آندا میں بس اُسدا خالی
نشانڑیں بھی آندی اے کنّاں دی بالی
ذرا پہلیاں تُوسیانڑ ایہہ نشانڑیں
تے فِر میں سُنڑا دی آں ساری کہانڑیں
ذرا نُوٹ کے اپڑیں اکھیاں سَوالی
زلیخاں سی کہندے اوہ کنّاں دِی بالِی
زلیخاں کو فِر دیکھدے اِسراں مُڑ کے
جیاں پہلواں ، پہلوانا کو گُڑ کے
کدے دیکھدے اوہ زلیخاں کو خالی
کدے دیکھدے اوہ حلیمہ دی بالی
زلیخاں فِر ایہہ آخدی اے ضیا کو
حلیمہ سُنڑ ایہہ آخنئے مَن خدا کو

تُو بٹّہ نہ لائیں محبّت دے ناں کو
ایہہ درشی دا بنڑ چھوڑ مُڑ جُل گراں کو
(غلاما تے حسن گل بھی باہر آجلدئین،غلاما آخدے)
اَساں گول منشی رہیئے ٹیم تھوڑا
میں کھول آندے بابے فقیرا دا کھوڑا
سلامت رہنے مولا تڑیاں ایہہ ساہواں
تکو آ میں تَرلے گراں چھوڑ آواں
(حسن گل فرم دیاں لوکاں کو آخدے)
کوئی آ کے پچّھے کہڑی جائی پے دے
تُسی آخیو منشی بنگلے تے گے دے
(فر حسن گل غلامے کو آخدے)
جے ترلے گراں سی تُو اَج ہو کے آویں
تُو اَج اپڑیں سارے گنہ تہو کے آویں
ضیا سنڑ ایہہ گل سنڑ کے فر سِر نیٹھ چایا
حسن گل ضیا کو گلے نال لایا
دلاں وچ غبار آہسا ، اکھیاں بہِ پانڑیں
دُکھا والے مَوڑا تے آئی کہانڑیں

ملنگا دی کہانڑیں

بفے کول کال ہک ملنگ ہوندا آہسا
اوہ ہک جائی رہنڑاں سی تنگ ہوندا آہسا
کدے شنکیاری ، کدے مانسہرے
کدے پانو ڈھیری ، کدے ملے میرے
پتہ نینھ خیال اسدے دل بچ کے آیا
مُصلّے تے جلداں اُس ایہہ رولا باہیا
کسی کیتی منت ، کسی ترلا باہیا
کسی ہَس کے اُس کو گلے نال لایا
کسی آخیا اوکھی جا اے مصلّا
نہ جُل ، دیخ موتو دا راہ اے مصلّا
کسی سنڑ ذرا اُسدی پروا نہ کیتی
کسی آخیا میں تے جلداں مسیتی

کسی آکھیا ایہہ لونے ، ملنگ اے
کسی آکھیا ایہہ حیاتی سی تنگ اے
نہ ما پے ، نہ جاتک ، نہ ٹبر اے اسدی
ایہہ دنیا تے پہلے ای قبر اے اسدی
ملنگاں دا کوئی گراں ، کوئی جا نینھ
ایہہ کس جائیو آئیے کسی کو پتہ نینھ
ایہہ چہلا ملنگ اے ، سفر بچ ای رہندے
جتھے رات آوے ، اُسی جائی سیندے
کسی گل سنڑائی مُصلّے دے سی دی
ورے ہک نہ مَنّی ملنگا کسی دی
پہاڑاں تے اُس اپڑاں زور آزمایا
اوہ پکھلی سی ٹُریا ، مُصلّے تے آیا
دہاڑ ہک اُسی جائی رہ کے گزاری
نماشاں کو شروع ہوئی برف باری
کوئی آدمی کے ، بلا بھی نہ آہسی
مُصلّے تے رہنڑاں دی جا بھی نہ آہسی

ملنگا دے دل وچ تراہ پیدا ہویا
مُصلّے سی لہراں دا راہ پیدا ہویا
اوہ برفیلے گھڈیاں سی لیہہ چڑھ کے پیہڑا
ذرا تلّے آیا لرَز کھِڑ کے پیہڑا
فرنگی دی اِس جائی ہَٹ ہوندی آہسی
تے اندر مَزِرّے دی گھٹ ہوندی آہسی
دِہاڑِی اُتھے چوکیدار آندا آہسا
دوپہری دی رُٹّی اِتّھی کھاندا آہسا
ملنگا تے بُوہے تے سَٹ ایجی کیتی
کہ بوہا نپٹ ہو گیا پھیتی پھیتی
تُھویں نال اندروں ایہہ ہَٹ کالی آہسی
صبح چوکیدارا سنڑ اَگ بالی آہسی
بس ہِک پُھوک دی انتظاری وچ آہسے
کجھ انگار ہنڑ بھی بُخاری وچ آہسے
بخاری دے کول آہسے کھنگلے بھی پے دے
تے کجھ ٹھندی لکڑی دے ٹکڑے بھی پے دے

خدا کولو اِس ویلے کے ہور منگدا
بس اَگ آہسی سارا خزانہ ملنگ دا
جدوں اَگ بلِی ، جان بچ جان آئی
بخاری دے کول اپڑیں کھٹ آنڑ باہئی
اِس اَگ کول آ بادشاہ کوئی بہندا
تے بدلے بچ اوہ بادشاہی بھی دیندا
اَگی سُنڑ ملنگا تے اوہ جادو کیتا
کہ اوہ تاولا سے گیا چُپ چپیتا
کجھ ایجی ہوا راتی بوہے سی آئی
قیامت دی اَگ آنڑ جس سنڑ پہنچائی
ایہہ اَگ پہلے کھنگلے تے دِلیاں تک آئی
اَگے پئی دی آہسی اوہی چارپائی
اَگی دا ہوا نال گٹھ جوڑ چلیا
ملنگ اپڑیں جائیو ذرا بھی نہ ہلیا
جدوں اَگ دا بالنڑ بنڑی چارپائی
ملنگا کو تاں جُل کے کجھ ہوش آئی

کسی ٹھائے نَسڑاں دا راہ ای نہ تھہایا
اوہ اُٹھیا تے نَس پہنچ کے بوہے تک آیا
صبح تک نہ لکڑی دی ہَٹ آہسی باقی
نہ چَھلّے مِلنگا دی کھٹ آہسی باقی
کَٹی تے پھَٹی دی ، سَڑی تے پھِجی دی
ملنگا دی لاش آہسی برفا تے پئی دی

۸

گراں والے منشی دے ڈیرے سی ہو کے
مُصلّے تے جُل پُہچِدن کہن کے ٹَوکے
مُنَافع دی جائی تے مِلیَا خسارا
کجھ ہور ای مُصلّے تے آہسا نظارا
کُرے کُجھ بھی آہسا نہ بنگلے دی جائی
نظر آئی دُورو ای بنگلے دی چھائی
اُتھی کول برفا تے لاش آہسی پئی دی
سِرو کَہن کے پیراں تک آہسی سَڑی دی
کسی جیندے جی دا نشانڑ ای نہ تھہایا
ڈرا نال پَہرسے جواناں کو آیا

ہِکی آکھیا اے تے سارا سَڑے دے
کوئی کے سیانڑیں کہ ایہہ کونڑ پئے دے
فِر ہِک بولیا ایہہ تے منشی دی لاش اے
دُوے آکھیا ہاں اوہی بدقماش اے
ہِک ہوری سُنڑ ایہہ آکھیا تاڑ چُھڑیا
کسی پہلیاں آ کے ہی ساڑ چُھڑیا
تلنگیاں کو دیندا نینھ کوئی سلامی
گراں بچ کوئی اِسدا آہسا نہ حامی
کوئی ناں نہ کِہنسی شرارت دا سنگیو
چلو گم ای مُکیا محبّت دا سنگیو
گراں والیاں منہ تے فِر چَھابُو لائے
تے فِر مُڑ کے منشی دے ڈیرے تے آئے
مَزوراں کو گل ساری آ کے دَسالی
مزوراں دے پہلے ای ذہن آہسے خالی
اُنہاں سوچیا ایہہ حسن گل دا کم اے
مسافر دا مرڑاں کِہڑا کجھ پکّھم اے

غلاما بھی سازش بہ نال اُسدے آہسا
اُنہاں دوواں کیہجا پرِتیا ایہہ پاسا
سویلے خبر پُہچدی اے گراں بچ
تے تُہخدی اے اَگ جئی دیاراں دی چھاں بچ
حسن گل بھی کھلدے بنَیرے تے آ کے
تے پہَندے اوہ شِدلاں بنیرے سی چا کے
سِرا تے پَنڈُکری خیالاں دی چاندے
تے مُڑ مُڑ کے نظراں اوہ لوکاں تے باہندے
ایہہ سِدھی جئی گل کجھ ترَیڈِی نہ ہووے
غلامے کوئی کھیڈ کھیڈی نہ ہووے
کوئی گل سمجھ بچ نینھ آندی خدایا
کِہڑے کافرا جُل کے ایہہ نیہر چایا
جہڑا دل تے داغ اے ایہہ کونڑ ہونڑ توہسی
خیال ایہہ بھی آندے کہ منشی نہ ہوسی
غلاما بھی ایہہ سوچدے اَپڑیں جائی
کہ ایہہ لاش کسدی مُصلّے تے تھائی

حسن گل ، غلامے کو ٹھائے تے کھڑ کے
ایہہ پچھدے کہ چھپئیں تُو کس جائی بڑ کے
مصلّے تے گھڑ تُد پُہچایا ضیا کو
کہڑا مُنہ تُو دہس سِیں غلاما خدا کو
غلاما اَگو آخدے سُنڑ حسن گل
تُو ایہہ تانڑیں بانڑیں تے نہ بُنڑ حسن گل
میں رہندا نہ کُجھ بھی چُھپا کے حسن گل
مِڑے سِر تے رہنج تِیلا چا کے حسن گل
نہ شک کر مِڑے تے خدا دا سوال اے
مِڑے سِر تے آئے دا کیہجا وبال اے
پُلا تے میں چھوڑ آیا آہساں ضیا کو
میں کافر تے نہ ، میں بھی من داں خدا کو
مُصلّے تے جُل پہچیا فِر اوہ کسراں
حسن گل میں راتی دی گل کِسراں بِسراں

------------------------

گراں دا گراں آپڑیں رائے دیندے
کوئی آخدے کونڑ سِر ہائے دیندے

کوئی آکھدے اوہ کسی سی نہ ڈریا
کوئی آکھدے پیہڑا سڑ کے ای مریا
کوئی واقعے تے خفے کوئی خوش اے
کوئی اپڑیں جائی تے چُپ چاپ چُش اے
محبّت دے قصے چ ایہجا پیا وَل
حلیمہ کو دہسدا نینھ کوئی بھی ایہہ گل



کدوں تک ورے ؟ فِر دِہاڑا اوہ آیا
کسی جُل حلیمہ دے کنّاں بہ باہیا
کہ منشی ضیا ساڑ سٹیا گرائیاں
نہ ماس اُسدا تھہایا نہ ہڈ یاں ای تھہایاں
حلیمہ ذرا سَیت کُجھ سوچدی اے
خلا چ کُرے دُور کُجھ دیکھدی اے
فِر ہتھ رکھ کے سینے تے ، زِمّی تے ٹیہٹھی
حلیمہ دی ما اُسدے کول آ کے بیٹھی
حلیمہ دے کول آ کے اُس پٹیا سینہ
اوہ پَہرسے ، اوہ گمنڑیں ، اوہ پوہ دا مہینہ



نہ اوہ ولولے تے نہ اوہ جوش آہسا
حلیمہ کو اپڑاں نہ کجھ ہوش آہسا
نہ کھانڑاں نہ پینڑاں نہ گل بات کرڑاں
نہ اوہ روڑاں پٹڑاں ، نہ اوہ آہواں پَہرڑاں
زلیخاں ایہہ دَسیا شہ گندل کو جُل کے
حلیمہ تے گل ہونڑ کردی نینھ پُہل کے
نہ ماؤ کو دیخے نہ پے دیخدی اے
خلا بچ نہ جانڑیں اوہ کے دیخدی اے
نظر ٹِک جُلے تے ہٹاندی ذرا نینھ
دوائی حکیما دی کھاندی ذرا نینھ
سرھانڑیں تے سِر اے تے باہی تے بانہہ اے
حلیمہ تے ہونٹاں تے ہاں اے نہ ناں اے

☆

نہ دینھ دیخیا اُس نہ چن تے نہ تارے
دہاڑے اِسی حال بچ کُجھ گزارے
فر ہک راتی اُڈری ہوا نال چھائی
پرانڑیں حویلی سی آواز آئی

قینچی

لگی قینچی دل دی تے دل ڈاہڈا تنگ اے
حلیمہ لَوَنّی تے مَوتُو دی منگ اے
لگی قینچی دل دی
چڑھی دی مڑے سِر تے دُکّھاں دی داکھ اے
بنڑاں بِچ تے ہر ٹھائے مُنشی دی راکھ اے
لگی قینچی دل دی
بنڑاں بچ گُمی دی حلیمہ دی کات اے
پتہ کُجھ نیئں لگدا دہاڑ اے کہ رات اے
لگی قینچی دل دی
بنڑاں بچ کدے ہونڑ چَرسن نہ گائیاں
تُو آویں تے مُنشی جُلاں ٹھنڈیاں جائیاں
لگی قینچی دل دی

بنڑاں نچ کھلی دی رتن جوگ اے منشی
مڑے کولو پُچھ آ کے کے سوگ اے منشی
لگی قینچی دل دی
حلیمہ تے نہ میں ، حلیمہ دی روح آں
انیہرے دا غار آں ، غماں دا میں کھوہ آں
لگی قینچی دل دی
بنڑاں نچ امیداں دی ہوئی کٹائی
مکو کھڑ کے اَگ لاؤ منشی دی جائی
لگی قینچی دل دی

(کھانڑیں داراوی آخدے)

قیامت تک ایہہ دُکھ کھانڑیں بہ تُھڑ کے
نینھ منشی گیا بارہ مولے کو مڑ کے
کوئی آخدے اٹھ مقام آہسا منشی
نہ خاص آہسا منشی ، نہ عام آہسا منشی
فقیراں دا تن تے لباس اُسدے آہسا
تے اکھیاں بہ ڈَاہڈا ہراس اُسدے آہسا
کسی نال گل اُس کدے کُجھ نینھ کیتی
کوئی شے کسی کولو کھادِی نہ پیتی
کوئی آخدے راجکوٹ آہسا منشی
زمانے دی رسماں تے چوٹ آہسا منشی

عمر اس گزاری نینھ ہک جائی رہ کے
بڑا رویا نیلم دے بٹیاں تے بہہ کے
کوئی آخدے دیکھئیے جھیل ڈَل تے
کسی دیکھئیے اوہ ملنگاں دے تھل تے
کوئی آخدے دُھدنیال آہسا منشی
تے خوش بال بچیاں دے نال آہسا منشی

محبّت دے قصے دی کجھ انتہا نینھ
حلیمہ دا کِے ہویا ، کجھ بھی پتہ نینھ

گوشوارا

(بحوالہ مضمون ''چند نعتیہ شاہپارے اور علم الاعداد''
از پروفیسر محمد یونس حسرت ــــ ''اوج'' لاہور)

بابا گورونانک

نام لو جس اچھر کا ، کر لو چوگن سار
دو ملا کر پنج گنا، بیسوں دو اُڑا
جو بچے سو نو گن کر لو ، دو اور ملا
نانک تن بدن سے محمدؐ لو بنا

ترجمہ: کسی بھی چیز کا نام لو، اُس کے عدد نکال کر چار گنا کر لو۔ اس میں دو ملا کر پانچ گنا کر لو اور پھر بیس پر تقسیم کر دو۔ تقسیم کے عمل کے بعد جو باقی بچے اسے نو گنا کر لو اور پھر اس میں دو اور ملا لو۔ اے نانک اس طرح تم تن بدن سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنا لو۔

بھگت کبیر

عدد نکالو چیز سے ، چوگن کر لو دائے
دو ملا کر پنج گن کرلو، بیس کا بھاگ لگائے
جو بچے سونو گن کرلو، اس میں دو اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو ، نام محمدؐ آئے

ترجمہ: کسی چیز کے عدد نکالو، اس کو چار گنا کرلو۔ پھر دو ملا کر پانچ گنا کرلو اور بیس پر تقسیم کر دو۔ جو باقی بچے اسے نو گنا کر کے اس میں دو اور ملا لو۔ بھگت کبیر کہتا ہے کہ سنو بھئی سادھو اس طرح محمد ﷺ کا نام آئے گا۔

جدول حروفِ ابجد مع اعداد

ابجد	ہوز	حطی
ا-ب-ج-د	ھ-و-ز	ح-ط-ی
۱-۲-۳-۴	۵-۶-۷	۸-۹-۱۰

کلمن	سعفص	قرشت
ک-ل-م-ن	س-ع-ف-ص	ق-ر-ش-ت
۲۰-۳۰-۴۰-۵۰	۶۰-۷۰-۸۰-۹۰	۱۰۰-۲۰۰-۳۰۰-۴۰۰

ثخذ	ضظغ
ث-خ-ذ	ض-ظ-غ
۵۰۰-۶۰۰-۷۰۰	۸۰۰-۹۰۰-۱۰۰۰

پ کے عدد ب کے مساوی شمار ہوں گے۔

ٹ کے عدد ت کے برابر شمار ہوں گے۔

ڈ کے عدد د برابر شمار ہوں گے۔

چ کے عدد ج کے برابر شمار ہوں گے۔

ژ کے عدد ز کے برابر شمار ہوں گے۔

ڑ کے عدد ر کے برابر شمار ہوں گے۔

گ کے عدد ک کے برابر شمار ہوں گے۔

مثال

قمر

ق۔م۔ر

200-40-100

=340

340x4=1360

1360+2=1362

1362x5=6810

6810/20

6810 کو20 پر تقسیم کیا تو باقی 10 بچ جاتے ہیں

10x9=90

90+2=92

92 محمد ﷺ کے عدد ہیں۔



بہت پہلے احمد حسین مجاہد نے کہا تھا:

پہاڑ پر مجھے رستہ دکھائی دیتا ہے

یہ خیال سوجھتے وقت احمد حسین مجاہد کے وہم گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ وہ مستقبل قریب میں ہندکو نظم کا ایک ایسا طویل راستہ بنانے والا ہے کہ اس کے بعد آنے والوں کے لیے اس سے بچ کے چلنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا۔ قلینچی محض ایک طویل نظم نہیں بلکہ یہ ہزارہ کے شمال مشرقی علاقے کے رہن سہن، رسوم ورواج اور ثقافت کی ایسی جیتی جاگتی تصویر ہے جس میں قاری خود بھی داستان کا ایک کردار بن جاتا ہے۔ یہ فریضہ ناول کے ذریعے تو قدرے آسانی سے سرانجام دیا جاسکتا تھا لیکن اس کے لیے بحر کی پابندی اور وہ بھی ایک ایسی بحر جس کا چلن فارسی اور اردو میں تو عام ہے لیکن ہندکو میں خال خال ہی نظر آتا ہے، کسی طرح بھی ایک معجزے سے کم نہیں۔ چوں کہ اس نظم میں مجاہد نے ہندکو کا مقامی لہجہ برتا ہے اس لیے یہ نظم نہ صرف اپنے موضوعات کے اعتبار سے بل کہ لسانی نقطہ نظر سے بھی مثالی ہے اس سے ہندکو کا لسانی کینوس وسیع ہوگا اور مستقبل میں ہندکو کو ذریعہ اظہار بنانے کے لیے لسانی اعتبار سے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

اختر رضا سلیمی



